والثمن الجنة

جنت کی قیمت

مگر کیا.....؟

مکتبہ دار الحدیث

تالیف الشیخ عبدالملک القاسم

مترجم
حبیب الرحمن حاصل پوری
مدرس الجامعة الکمالیة راجووال (اوکاڑہ)

تخریج وتحقیق وتقدیم
محمد عظیم حاصل پوری

جنت کی قیمت
مگر کیا.....؟
تالیف
الشیخ عبدالملک القاسم
تخریج وتحقیق وتقدیم
محمد عظیم حاصل پوری
مترجم
حبیب الرحمٰن حاصل پوری
دارالقدس
DAR-UL-QUDAS

نام کتاب: .... جنت کی قیمت مگر کیا.....؟

تالیف: .... الشیخ عبدالملک القاسم

ناشر: .... دارالقدس پبلشرز

دارالقدس پبلشرز

فون
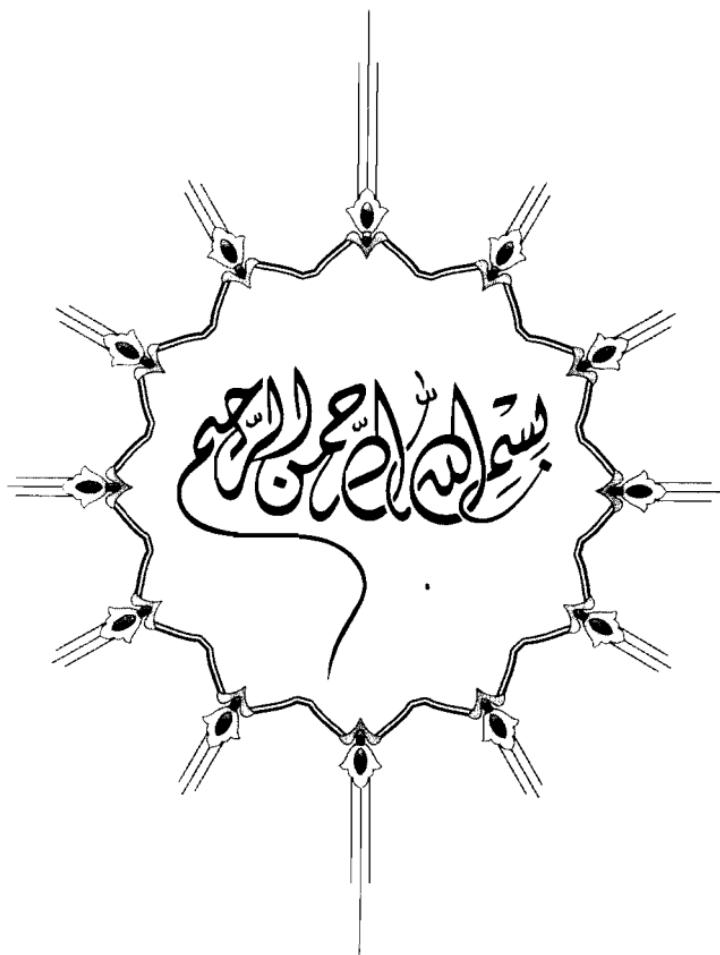
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

تقدیم

جنت جس میں پررونق باغات، بکثرت پھل، پاکیزہ شراب، چھلکتے جام، ہر قسم کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک اور صاف ماحول، بہتے چشمے، خوبصورت، نوجوان، کنواری اور اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں، بلند و بالا مسندیں، قطار در قطار گاؤ تکیے اور نادر و نفیس قالیں اور اہل جنت ان سے مستفید ہوں گے تو ایسی جنت کو حاصل کرنے میں انسان کو کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے تو اسے چاہیے کہ ادا کر کے اس کا مالک ضرور بنے حصول جنت کے شوق کو انسانی طبع میں ڈالنے کے لیے سعودی عرب کے عظیم محدث محقق الشیخ عبدالمالک قاسم صاحب نے بہت سی تصانیف فرمائی ہیں جس سلسلے کی ایک کڑی آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کا نام «والثمن الجنة» ہے جس میں مؤلف نے نماز کو جنت کی قیمت بتایا ہے اور اس کی جو فکر نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین رحمہم اللہ میں پائی جاتی تھی اسے اپنے اندر لا کر جنت کے حصول میں محنت کرنی چاہیے، اس کتاب کو اردو قالب میں ہمارے فاضل بھائی ابو المنجد العزام حبیب الرحمٰن بن حکیم عبدالرحمٰن حاصل پوری (مدرس دار الحدیث الجامعۃ الکمالیۃ، راجووال) نے ڈھالا ہے اور راقم نے اپنے برادر عم کے حکم سے اسے سرسری نظر پڑھا اور آغاز میں جنت کا تعارف لکھا اور کتاب میں مناسب

مقامات پر مزید اضافہ جات بھی کیئے، بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی حبیب الرحمٰن کو مزید دین حنیف کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف، مترجم، ناشرین ومعاونین اور سب کے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محمد عظیم حاصل پوری
مدیر مجلہ المکرم گوجرانوالہ
مدرس جامعہ الاسلامیہ السلفیہ گوجرانوالہ
خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث، وہاڑی روڈ، حاصل پور

جنت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ} [السجدة:١٧]

''سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''①

البتہ جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہوگا کہ جنت کس قدر عظیم الشان اور کس قدر نعمتوں سے لبریز اور وسیع ترین ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا}۔[الدھر:٢٠]

''اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کا سروسامان تمھیں نظر آئے گا۔''

جنت کے نام

1۔ دَارُ السَّلَامِ ٢۔ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ 3۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ
4۔جَنّٰتُ الْمَاْوٰى 5۔ جَنَّةٌ عَالِيَةٌ 6۔ فِرْدَوْسٌ
7۔ دَارُالْآخِرَةِ 8۔ مَقَامٌ اَمِيْنٌ

① مسلم، الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب صفة الجنة (٢٨٢٤)

جنت کے درجات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہد کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔'' [النساء:۹۵]

''جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے، ان کے لیے بلند عمارتیں منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔'' [الزمر:۲۰]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔''①

جنت میں درجات اہل ایمان کی پختگی، ثابت قدمی، خشیت الٰہی، تعلق باللہ کے اعتبار سے ہوں گے جو انسان ایمان میں جس قدر مضبوط ہو گا اس کا درجہ اتنا اونچا اور شاندار ہو گا۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے تو یوں محسوس کریں گے جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے

① [سنن الترمذی، صفة الجنة ونعیمها (۲۵۲۹)]

ہوگا۔'' صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس بلند و بالا مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں، پہنچیں گے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ درجے تو ان لوگوں کے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔''①

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رب رحمان کا عرش ہے پس جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''②

جنت کے محلات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی سے'' ہم نے عرض کیا: جنت کسی چیز سے بنائی ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے، ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والی کستوری ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا، کبھی موت نہیں آئے گی، اہل جنت کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''③

---

① صحیح مسلم، الجنة وصفة نعيمها (٢٨٣١)

② سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة (٢٥٣٠)

③ سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة (٢٥٢٦)

جنت کے خیمے

اہل جنت کے لیے محلات کے علاوہ خیمے بھی ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

”جنتیوں کے لیے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔“

[الرحمن:۷۲۔۷۳]

سیدنا ابوموسی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک مومن کے لیے جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی، اس خیمہ کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، مومن ان بیویوں کے پاس چکر لگاتا رہے گا، لیکن محل کی وسعت اور لمبائی کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔“ ①

جنت کی نہریں

”پرہیزگار لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں (مفرح، صحت افزا) جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں۔“ [محمد:۱۵]

سیدنا حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، الجنة وصفة نعیمها، باب فی صفة خیام الجنة (۲۸۳۸)

”جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی جو جنتیوں کے محلات کی طرف جائیں گی۔“ ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“ ②

جنت کے چشمے اور آبشاریں

اہل جنت کے لیے ہر دم رواں دواں پانی کے خوبصورت چشمے اور گنگناتی آبشاریں بھی ہوں گی۔

”یقیناً نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہوگی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے، اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔“ [المطففین:۲۲-۲۸]

دوسری جگہ فرمایا:

”بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور کی ہے جو ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے۔ (جدھر چاہیں) اس کی نہریں نکال لے جائیں گے۔“ [الدھر:۵-۶]

---

① سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة أنهار الجنة(۲۵۷۱)

② سنن الترمذی، التفسیر، باب فی تفسیر سورة الکوثر(۳۳٦۱)

ایک اور مقام پر فرمایا:

''(اہل جنت کو) وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ شراب (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام ''سلسبیل'' ہے۔'' [الدھر:۱۷۔۱۸]

ایک اور مقام پر فرمایا:

''جنت میں رواں دواں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔'' [الغاشیة:۱۲]

جنت کے درخت

جنت کی تزئین اور خوبصورتی کے لیے اس میں طرح طرح کے درخت ہوں گے اس میں پھل دار درخت بھی ہوں گے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں ایک درخت ہے کہ اگر اس کے سائے تلے گھوڑ سوار اور تضمیر شدہ تیز ترین گھوڑے پر سو سال تک بھی چلتا رہے تو تب بھی وہ اس درخت کو عبور نہیں کر سکتا۔''①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔''②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے «سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ» کہا تو اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔''③

---

① صحيح البخاری، بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة(۳۲۵۱)

② سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة شجر الجنة (۲۵۲۵)

③ صحيح جامع الترمذی (۳/ ۲۷۵۷)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔"①

اہل جنت کے لیے خدام

اہل جنت کے لیے جنت میں ایسے کم سن خدام و غلمان بھی ہوں گے جو ہر وقت ان کی خدمت میں مصروف مشغول ہوں گے، وہ انتہائی خوبصورت ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔

"اہل جنت کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمھیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔"

[الدھر:۱۹۔۲۱]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انھیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔"②

---

① مجمع الزوائد (۱۸۱۴۱)

② سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱٤٦٨)

جنتی بیویاں اور حوریں

جیسے دنیا میں انسان کا بہترین سرمایہ نیک بیوی ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں بھی اہل جنت کے لیے بہترین سرمایہ ان کی نیک بیویاں اور انعام میں دی گئی حوریں ہوں گی، جو بے مثال حسن و جمال والیاں، خوبصورت سرمگیں آنکھوں والیاں، موتیوں کی طرح سفید اور شفاف رنگت والیاں.... اہل جنت جنت کی لذتیں انہی کی رفاقت میں محسوس کریں گے۔

''داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمھاری بیویاں (جنت میں) تمھیں خوش کر دیا جائے گا۔'' [الزخرف:٧٠]

ایک اور مقام پر فرمایا:

''جنت میں (اہل جنت کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی'' [الرحمن:٧٠۔٧١]

ایک اور مقام پر فرمایا:

''اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم و نازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔'' [الصافات:٤٨۔٤٩]

ایک اور مقام پر فرمایا:

''حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' [الرحمن:٧٢۔٧٣]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا

کو خوشبو سے معطر کر دے۔"①

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہر آدمی کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے ہو گی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔"②

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔"③

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لیے تیرے پاس ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔"④

اہل جنت کے اوصاف

۱......دل کینہ و بغض سے پاک

"جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہو گی اسے ہم نکال دیں گے۔" [الاعراف:٤٣]

۲......ہمہ وقت ہشاش بشاش

"کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے،

---

① صحيح البخاری، الجهاد، باب الحور العين (٢٧٩٦)

② سنن الترمذی، أبواب الجنة، (٢٥٣٥)

③ صحيح البخاری، الجهاد (٢٧٩٦)

④ سنن ابن ماجه للألبانی (١٦٣٨)

عالیشان جنت میں۔" [الغاشية: ٨-١٠]

۳......قد ساٹھ ہاتھ اور شکل سیدنا آدم کی سی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ سیدنا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آ گئے۔" ①

۴......ہمیشہ جوان، صحت مند اور عمر تینتیس سال

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم بالوں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی مگر داڑھی نہ نکلی ہوگی، گورے چٹے (خوبصورت و دلکش حسین شکلوں والے) ہوں گے، گھٹے ہوئے جسموں والے، آنکھیں سرمگیں (اور نشیلی) ہوں گی سب کی عمریں ۳۳ سال ہو گی۔" ②

۵......نیند کی حاجت سے بیزار

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نیند موت کی بہن ہے لہٰذا اہل جنت کو نیند نہیں آئے گی۔" ③

۶......ڈکار اور پسینہ سے کھانا ہضم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح مسلم، الجنة وصفة نعيمها (٢٨٤١)

② سنن الترمذي، أبواب صفة الجنة، باب ماجاء في سن اهل الجنة (٢٥٤٥)

③ سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٨٧)

”اہل جنت کو ڈکار اور پسینہ آئیں گے جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا۔“ ①

۷......خواہش کی تکمیل فی الفور

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مومن اگر جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔“ ②

۸......دیدار الٰہی کی عظیم نعمت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: تمھیں کوئی اور چیز چاہیے۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے، کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا، کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی؟ (اور کیا چاہیے) پھر اچانک اللہ تعالیٰ حجاب اٹھائیں گے۔ (جو اللہ اور جنتیوں کے درمیان حائل تھا) تو جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیے گئے ہوں گے۔“ ③

① صحيح مسلم، الجنة (٢٨٣٥)

② سنن ابن ماجه، الزهد، باب صفة الجنة (٢/ ٣٥٠٠)

③ صحيح مسلم، الإيمان، باب إثبات رؤية فی الآخرة ربهم سبحانه وتعالى (١٨٠-١٨١)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلَاۃُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی

نماز

نماز اسلام میں ایسا مرتبہ رکھتی ہے کہ جس کو کوئی دوسری عبادت نہیں پہنچ سکتی یہ دین کا وہ ستون ہے کہ جس کے بغیر دین کی عمارت قائم ہی نہیں رہ سکتی۔

نماز کی فضیلت

پیغمبر انقلاب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں تمام معاملات کی بنیاد اسلام اور اس کا ستون نماز اور اس کی کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔①

یہ ایک ایسا مستقل فریضہ ہے جو حالت خوف میں بھی معاف نہیں رب کائنات فرماتے ہیں:

{حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

① ترمذی (۲۶۱۶)، أحمد (۵/۲۳۱)، صححه الألبانی

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ} ۔[سورۃ البقرۃ:۲۳۸۔۲۳۹]

''(نمازوں پر ہمیشگی کیجئے اور خاص طور پر درمیانی نماز کا خیال رکھیے اور اللہ کے لیے مطیع اور فرمانبردار ہو کر قیام کیجئے اگر تم خوف محسوس کرو تو چلتے ہوئے اور سوار ہو کر بھی نماز ادا کر سکتے ہو جب تم امن کی حالت میں لوٹ آؤ تو پھر اسی انداز میں نماز ادا کرو جیسا کہ رب العالمین نے تمہیں تعلیم دی ہے جس تعلیم سے تم پہلے ناآشنا تھے)۔

آخری وصیت

نیز عبادات میں سب سے پہلے جو بندوں پر فرض کی گئی ہے وہ نماز ہے اور اسی کا قیامت کے دن سب سے پہلے حساب لیا جائے گا اور یہ پیغمبر کائنات ﷺ کی آخری وصیت بھی ہے جو کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو فرمائی حالانکہ آپ ﷺ موت کی کشمکش میں تھے فرمایا نماز کا خیال رکھنا نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔①

ترک نماز سے سب کچھ ختم

اور یہ آخری چیز ہے جو دین میں گم ہو جائے گی اگر یہ ضائع ہو گئی تو سارا دین ضائع ہو جائے گا۔ نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اسلام کو ایک ایک حلقہ کر کے توڑ دیا جائے گا جب بھی کوئی ایک کڑی ٹوٹے گی لوگ اس سے ملی ہوئی دوسری کڑی کو تھام لیں گے۔ سب سے پہلے ٹوٹنے کے لحاظ سے خلافت ہے اور آخری چیز نماز ہے۔②

ہدایت کی بنیادی شرط

اللہ جل شانہ نے ہدایت اور تقویٰ کے لیے جو بنیادی شرائط بیان فرمائیں ہیں

① ابن ماجه، الوصايا (٢٦٩٧)، وصححه الألباني

② احمد، ابن حبان، حاكم، وصححه الألباني

ان میں سرفہرست نماز ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

{الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ}۔

''الم۔اس کتاب میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ متقین کے لیے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق عطاء کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

[البقرہ:۱۔۳]

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز کی پابندی کرنے والے کو بد اخلاق لوگوں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا:

{اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ}۔

''بے شک انسان جلد باز ہے جب بھی اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو واویلا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو بھلائی نصیب ہوتی ہے تو لوگوں کو اس سے دور رکھتا ہے مگر وہ لوگ جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں۔'' [المعارج:۱۹۔۲۳]

مزید اللہ کریم جہنمی لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں جنتی لوگ جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ ''کس چیز نے تمہیں جہنم میں داخل کیا؟ وہ جواب دیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔''

نیز رب العالمین نے نماز چھوڑنے والے کو سخت وعید سنائی ہے فرمایا:

{فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۔ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ}۔

''ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہو جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

[الماعون:۴۔۵]

اور سہو کا مطلب ہے کہ غفلت کی وجہ سے نماز کا وقت ہی ختم ہو جانا مزید خالق کائنات نے تارک نماز کو ڈراتے ہوئے فرمایا:

{فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِۖ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا}۔

''پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی عنقریب یہ لوگ غَیّ وادی میں داخل ہوں گے۔'' [مریم:۵۹]

غیّ جہنم کی وادی کا نام ہے جس میں انتہائی خبیث قسم کا کھانا ہوگا اور اس کی گہرائی بھی الامان والحفیظ بے انتہاء ہوگی یہ خاص طور پر نماز چھوڑنے اور شہوت کی پیروی کرنے والے کے لیے بنائی گئی ہے۔ مسلمانوں نے ایک عرصہ تک نماز کا اہتمام کیا اور اس پر ہمیشگی کی اور اپنے سامنے نبی کریم ﷺ کی ذات کو آئیڈیل کے طور پر رکھا جیسا کہ کائنات کی ماں جناب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبر سے باتیں کرتے وہ ہم سے محو کلام ہوتے لیکن جب اللہ اکبر کی آواز بلند ہوتی تو آپ ﷺ ہمیں نہ پہچانتے اور ہم آپ ﷺ کو نہ پہچانتے اللہ کی قسم یہی شخصیت اس لائق ہے کہ قدم قدم پر اس کی پیروی کی جائے۔

إذا نحن أدلجنا و أنت إمامنا
كفى بالمطايا طيب ذكراك هادياً ①

''جب ہم نے اندھیری رات میں سفر کا ارادہ کر لیا ہے اور ہمارا رہبر بھی تو ہے۔ تو سواریوں کے لیے آپ جناب کا ذکر خیر ہی راہنمائی کے طور پر کافی ہے۔''

---

① جامع العلوم والحکم (۲۲۹)

چالیس سال نماز قضا نہ ہوئی

ہم دیکھتے ہیں کہ اس امت کے سلف وصالحین نے اس نبوی منہج پر کما حقہ عمل کر کے دکھایا۔ یہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ہیں جن کی چالیس سال تک مسجد میں حاضری اس انداز میں ہوئی تھی کہ اذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوتے تھے۔ سعید بن مسیب کے غلام ''برد'' بیان کرتے ہیں مسجد میں اذان سے قبل سعید بن مسیب پہنچ جاتے تھے اور چالیس سال سے یہ اہتمام کرتے آرہے ہیں۔ ①

ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ تحدیث بالنعمة کے طور پر از خود بیان فرماتے ہیں عرصہ چالیس سال سے کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ ظہر کی اذان ہو چکی ہو اور میں مسجد میں نہ پہنچا ہوں بلکہ اذان میں موجود ہوتا تھا۔ شاذ و نادر اگر بیمار یا مسافر ہوتا تو علیحدہ بات ہے۔ ②

نبی کائنات علیہ السلام نے اس عظیم کام پر ہمیشگی کرنے کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

> ''یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بیشک تمہارے اعمال میں بہترین عمل نماز ہے «لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ» اور ہمیشہ باوضوء رہنا صرف مومن ہی کی صفت ہے۔'' ③

نیک لوگ ہی نیک لوگوں کی گواہی دیا کرتے

یحییٰ بن معین یحییٰ بن سعید کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ چالیس سال تک

---

① طبقات الحنابله ۲/ ۱٤۱ صفة الصفوة (۲/ ۸۰) ، حلية الأولياء (۲/ ۱٦۳)

② السيرة (٥/ ۲٤۰)

③ الحاكم (۱/ ۱۳۰)، صحيح ابن ماجه، الطهارة (۲۲٤)، و صححه الألبانى

سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں موجود ہوا کرتے تھے۔①

یہ عرش کے سائے کے مستحق لوگ

یہی وہ لوگ تھے جن کے دل مسجدوں کے ساتھ معلق ہوا کرتے تھے اور نبی ﷺ کی حدیث میں خوشخبریوں کے مصداق یہی لوگ ہیں فرمان نبوی ﷺ ہے:

''سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا ان سات خوش نصیبوں میں سے ایک شخص وہ ہے جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے وہ مسجد سے نکلتا ہے تو واپسی کی فکر اس کو دامن گیر ہو جاتی ہے۔''②

نماز کے لیے اذان سے پہلے آیا کرو

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نماز کے لیے اذان سے پہلے چل کر جانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: فلاں برے بندے کی طرح نہ ہوجانا وہ اس وقت آتا ہے جب اذان ہوتی ہے بلکہ نماز کے لیے اذان سے پہلے آیا کرو۔③

گناہ مٹا دینے والے اعمال

اور یہ انداز انھوں نے نبی کائنات ﷺ کی حدیث کی تعمیل کرتے ہوئے اپنایا تھا فرمان نبوی ﷺ ہے:

''کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ

---

① السیرۃ (٩/ ١٨١)، تذکرۃ الحفاظ (١/ ٢٢٩)، الزھد (ص ٥٣٠)

② البخاری، الزکاۃ، (١٤٢٣)

③ التبصرہ ١/ ١٣٧

تمہارے گناہ مٹا ڈالے اور درجات بلند کر دے؟ انھوں نے جواب دیا کیوں نہیں ضرور بتلائیں فرمایا مشقت کے وقت بھی وضوء کو مکمل خشوع کے ساتھ کرنا اور مسجد کی طرف پیدل چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی دین پر کاربند رہنا ہے اور یہی دین پر پختگی کی علامت ہے۔"①

نماز کی ادائیگی کے لیے قابل قدر اہتمام

سلف صالحین نے اپنی زندگیوں میں ہمارے لیے شاندار مثالیں اور انمٹ نقوش چھوڑے ہیں وہ انتہائی شدید مرض کی حالت میں بھی اذان کی آواز پر لبیک کہا کرتے تھے۔

مجھے مسجد میں لے چلو

عامر بن عبداللہ پر جان کنی کا عالم ہے مؤذن کی آواز سنتے ہی فرماتے ہیں میرا ہاتھ پکڑ واور مسجد لے چلو ساتھیوں نے کہا حضرت آپ تو شدید بیمار ہیں فرمایا: کیا میں اللہ کی طرف بلانے والے کی آواز سنتا رہوں اور اللہ کے گھر میں نہ جاؤں؟ چنانچہ وہ ان کو مسجد میں لے گئے حضرت نے نماز مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ادا فرمائی اور خالق حقیقی سے جا ملے۔②

اور یہ اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں ان کی نماز سے محبت کا یہ عالم ہے کہ سخت بے ہوشی بھی طاری ہوتی اور انہیں کہہ دیا جاتا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے تو یہ ہوشیار ہو کر بیٹھ جاتے۔

① مسلم، الطهارة، (٢٥١) النسائي (١/ ٨٩)

② صفة الصفوة (٢/ ١٣١)، السيرة (٥/ ٢٢٠)

بے ہوشی سے ہوش میں لانے کا طریقہ

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو ان پر بے ہوشی طاری ہونے لگی کسی کہنے والے نے کہا کہ ان سے بے ہوشی دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان سے جا کر کہیے نماز کا وقت ہوگیا ہے اگر ان میں زندگی کی رمق باقی ہے تو اٹھ کر بیٹھ جائیں گے۔ چنانچہ ان کو کہا گیا اے امیر المومنین نماز کا وقت ہوگیا ہے کیا آپ نے نماز ادا فرمائی؟ حضرت ہوشیار ہوگئے اور فرمایا:

«هَا اللّٰه فَلَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا».

"اللہ کی قسم اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو چھوڑتا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی اور خون آپ کے زخموں سے بہہ رہا تھا۔"①

یہ تھا اس ہستی کا نماز کے لیے اہتمام جس کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت مل چکی تھی نماز میں اہتمام اور پھر اس میں دوام اس قدر کہ ہر ساتھی جانتا ہے کہ آپ جس قدر بھی بیمار ہوں اگر آپ کے کان میں اللہ اکبر کا آوازہ پڑ گیا تو آپ کی ساری بیماری دور ہو جائے گی اور آپ نماز کے لیے چاک و چوبند ہو جائیں گے۔

ہائے افسوس ہم اور ہماری نمازیں

رہی ہمارے زمانے کے لوگوں کی حالت تو اس پر تو جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ ہماری تو میٹھی نیند کا آغاز ہی اس وقت ہوتا ہے جب اذان فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ بعض احباب تو اتنی میٹھی اور گہری بے فکری کی نیند سوتے ہیں کہ گھڑی کا الارم بھی انہیں نہیں جگا سکتا کیسے جگائے؟ جب ہم نے وقت پہ سونا ہی نہیں تو کون سی پاور ہے جو ہمیں اٹھائے؟ زندگی کے ہر کام کو ہم مرتب کرتے ہیں نہانا کب ہے

① تاریخ عمر ص ۲۴۳، الزهد للإمام أحمد (ص ۱۸۲)

مرتب ہے، آفس کب جانا ہے ٹائم مقرر ہے، کھانا کب کھانا ہے ترتیب لگا رکھی ہے، اگر کوئی لاوارث کام ہے تو وہ نماز با جماعت والا کام ہے جس کے لیے میرا کوئی اہتمام نہیں میں نے کبھی بھولے سے بھی اکیلے بیٹھ کر یہ نہیں سوچا کہ آخر میں ہر نماز میں سست کیوں ہوں؟ میں چوتھی پانچویں صف میں کیوں کھڑا ہوتا ہوں؟ میں میٹنگ کرنے بیٹھتا ہوں اللہ اکبر کی بازگشت میرے کانوں کی سماعت میں ٹکراتی ہے مگر میں ٹس سے مس نہیں ہوتا ساتھیوں کے ساتھ میٹنگ جاری رکھتا ہوں اور آرام سے تکبیر اولیٰ فوت کر کے پچھلی صفوں میں نماز ادا کر کے اپنے سٹوڈنٹس کا فکر کرتا ہوں کہ آخر یہ نماز کیوں چھوڑتے ہیں؟ اور بھول جاتا ہوں کہ امیر وقت کی چھوٹی سی غفلت اس کی رعایا پر بڑی غفلت کی شکل میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے فرمایا

گلستان سعدی میں شیخ سعدی رحمہ اللہ نے سچ فرمایا تھا کہ اگر بادشاہ وقت اپنی رعایا میں سے کسی ایک سے ایک انڈہ ہدیہ اپنے لیے جائز سمجھ لے تو اس کا عوام پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مرغ ذبح کر کے کھانا شروع ہو جاتے ہیں اور اس کو بالکل ہیچ اور ہلکا معاملہ سمجھتے ہیں ہمارے بعض رفقاء کی یہ حالت ہے کہ ان کو نماز کے لیے اٹھایا جاتا ہے لیکن وہ اٹھ نہیں پاتے ایسا لگتا ہے کہ وہ اس وقت موت کی سی نیند سوئے ہوتے ہیں۔ اور بنسبت زندگی کے موت کے زیادہ قریب ہیں۔ لیکن میرے یہی ہم سفر اگر یہ سن لیں کہ گھر میں چور آ گیا ہے یا خطرے کا الارم بج گیا ہے تو آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ وہ کس قدر تیزی سے اٹھیں گے۔

مجھے اذان گھر میں نماز پڑھنے نہیں دیتی

یہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ہیں انھوں نے اپنی زندگی کے شاندار طرز عمل کو تاریخ کی

سطور میں کچھ اس انداز میں رقم کیا ہے کہ رت ہی بدل گئی ان کی ایک سائڈ فالج زدہ ہے اس کے باوجود کشاں کشاں گرتے پڑتے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں چلے آ رہے ہیں۔ ساتھی کہتے ہیں حضرت آپ تو معذور ہیں اگر گھر میں نماز پڑھ لیں تو عنداللہ مجرم نہیں ٹھہریں گے۔ فرمانے لگے ساتھیو! ٹھیک ہے لیکن میں جب مؤذن کو سنتا ہوں کہ وہ کہہ رہا ہے:

«حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَمَنْ سَمِعَهُ مِنْكُمْ يُنَادِيْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيُجِبْهُ وَلَوْ زَحْفًا وَلَوْ حَبْوًا».

"آؤ فلاح کی طرف آؤ کامیابی کی طرف تو میرا ضمیر چیخ چیخ کر زبان حال سے گویا ہوتا ہے کہ پہنچ مسجد کی طرف اگرچہ پیٹ یا سرین کے بل گھسٹ کے ہی کیوں نہ جانا پڑے۔"①

بلا تردد یہ کہنا پڑے گا کہ جنت کے حصول کا شوق ان کو مجبور کرتا تھا کہ وہ پہاڑ جیسے مصائب کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے رب کریم کی نماز کا اہتمام اور دیگر احکام الٰہی کو نہایت ولولے اور جوش سے سرانجام دیں اور رب کائنات کے ہاں جو کچھ ان کے لیے تیار کر رکھا ہے جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا تک نہیں ہوا اسکے لیے تگ و دو کریں۔

میں نماز سے پہلے نماز کی تیاری کرتا ہوں

یہ ایک اور شخصیت ہیں جن کو تاریخ عدی بن حاتم کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے فرماتے ہیں زندگی بھر ایسا نہیں ہوا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہو اور میری تیاری نہ ہوئی ہو بلکہ پہلے سے پورے شوق اور دلچسپی سے نماز کے لیے تیار اور مستعد ہوتا ہوں۔②

① حلية الأولياء (٢/ ١١٣) ② الزهد للإمام أحمد (ص ٢٤٩)

رب سے ملاقات کا شوق کیوں نہیں؟

آج ہمارے پاس وسائل و ذرائع بہم وافر موجود ہیں اللہ کی نعمتیں اتنی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں لیکن ہمارا شوق آخر کیوں ماند پڑ چکا ہے؟ اسباب و محرکات رب کے ہیشگی والے گھر جنت کی طرف بلا رہے ہیں اور تردد و شک کی وادیوں میں سرگرداں حضرات کو یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر حقیقی کامیابی ہے تو صرف آخرت کی کامیابی ہی ہے۔ ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ کیا ہی خوب ہے اگر میں اس شعر کا مصداق بن جاؤں:

أَحِنُّ اشْتِيَاقًا لِلْمَسَاجِدِ لَا إِلٰى
قُصُورٍ وَ فُرُشٍ بِالطِّرَازِ مُوَشَّحُ

''میرے دل کی دل لگی مساجد کو آباد کرنا ہے۔ مجھے محلات خوبصورت قالین اور نرم و نازک سجے ہوئے پردوں سے کیا مطلب۔''

یہی وہ شاندار اہتمام ہے جس سے دل کو فرحت و راحت میسر آتی ہے اور جب محبوب سے ملاقات کا وقت شروع ہوتا ہے تو دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ نماز رب سے ملاقات ہی تو ہے جسے ہم بوجھ سمجھ کر ادا کرتے ہیں تو ہمیں وہ لذت اور چاشنی محسوس ہی نہیں ہوتی جو اصحاب پیغمبر ﷺ کو ہوا کرتی تھی۔ وہ تو نماز میں اس قدر منہمک ہوتے کہ زخمی کے جسم سے تیر نکال دیا جاتا مگر خبر نہ ہوتی کیونکہ ان کی دوستی حقیقی دوستی تھی وہ مالک حقیقی کے حقیقی دوست تھے۔ وہ نماز کو اپنے دوست سے ملاقات تصور کرتے تھے۔ آج ہمارے تصورات بدل گئے، افکار بدل گئے، سوچ کے انداز بدل گئے آج اذان تو ہے مگر روح بلالی نہ رہی مسجد تو ہے مگر آبادکاری نہیں رہی۔

رہ گئی اذاں روح بلالی نہ رہی
رہ گیا فلسفہ تلقین غزالی نہ رہی

اللہ ہمیں حقیقی معرفت اور راز و نیاز کی گفتگو کرنے والی نماز پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

رب سے بلا ٹوک ملاقات

یہ ابوبکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ ہیں فرماتے ہیں: "اے ابن آدم تیرے جیسا تو کوئی خوش نصیب ہی نہیں تیرے اور مسجد و محراب اور پانی کے درمیان کوئی بھی رکاوٹ تو حائل نہیں جب چاہتا ہے وضوء کرتا ہے رب کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے تیرے اور اس خالق و مالک کے درمیان کوئی ترجمان ہوتا ہے نہ کوئی رکاوٹ۔

استعمال نعمت میں سستی

رب کعبہ کی قسم فارغ البالی بہت بڑی نعمت ہے محسن کائنات فرماتے ہیں:

«نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

"دو چیزوں کے حوالے سے لوگ بڑے خسارے میں جا رہے ہیں ان کے پاس صحت مندی کی دولت ہے مگر فائدہ نہیں اٹھا رہے ہے فارغ وقت ہے لیکن استعمال کی فکر نہیں۔"②

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

---

① البداية والنهاية (٩/ ٢٠٠٧)

② البخاري، الرقاق، (٦٤١٢)

آج وقت ہے کچھ آخرت کا ساماں کر لیجیے سفر بہت لمبا ہے مگر زادہ راہ کچھ بھی تو نہیں وہ آخرت کا پچھتاوا بڑا المناک پچھتاوہ ہے۔ بد تو بد نیک بھی کف افسوس ملتے رہ جائیں گے کاش دنیا میں نیک اعمال اور زیادہ کر لیتے اور آج اونچے مقامات پر فائز ہو جاتے۔

یہ ہے صدقہ جاریہ

ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرنے کے بعد نفیس ترین چیز جس کو میں اپنے لیے صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں وہ میرا دن رات میں پانچ مرتبہ اللہ جل شانہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر بسجود ہونا ہے۔①

اے میرے بھائیو! وہ عظیم شخصیات ہیں جنھوں نے نماز کے حق کو کما حقہ ادا کیا اور اس کو صحیح مرتبہ پر رکھا اور ان کے ہاں نماز پہلی کسوٹی تھی۔ جیسا کی خلیفہ دوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی آدمی کو دیکھیں کہ وہ نماز کے حق میں کمی کر رہا ہے تو سمجھ لیں کہ باقی حقوق میں اس سے بھی زیادہ کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔②

جو حقوق اللہ ادا نہیں کرتا وہ......

چنانچہ جب ہم تاریخ کے چہرے سے نقاب کشائی کرتے ہیں تو ہمیں ابو العالیہ اسی منہج پر رواں دواں نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں: جب میں کسی کے ہاں سماع حدیث کے لیے جاتا تو سب سے پہلے اس کی نماز کی ادائیگی و اہتمام پہ غور کرتا اگر میں دیکھتا کہ وہ حق ادائیگی کر رہا ہے اور اہتمام کے ساتھ اس عظیم فریضہ سے سبکدوش ہو رہا ہے تو میں اس سے سماع حدیث کرتا وگرنہ میں واپس لوٹ آتا اور یقین کر لیتا کہ وہ باقی معاملات میں اس سے بھی زیادہ کوتاہی برتنے والا ہے۔

---

① حلية الاولياء (٢/ ٣٠٦)

② تاريخ عمر (٢/ ٢٠٤)

بچوں کو نماز کا حکم دو

اسی شاندار سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے دلی تمنا ہے کہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے کچھ بات ہو جائے۔ محسن انسانیت ارشاد فرماتے ہیں:

«مُرُوْا أَبْنَاءَ كُمْ بِالصَّلاةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ». ①

"بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انھیں نماز کا حکم دیں اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انھیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر علیحدہ کر دو۔"

پانچ روپے کے اخروٹ

شیخ زید الایامی بچوں سے مخاطب ہو کر فرماتے نماز پڑھو میں آپ کو اخروٹ دوں گا بچے آتے نماز پڑھتے اور حضرت کے گرد دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے۔ کسی نے کہا حضرت! یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا بھائی! یہ سودا مجھ پہ کچھ بھی گراں نہیں میں بس ان کے لیے پانچ درہم کے اخروٹ خرید لیتا ہوں اور وہ اس بہانے نماز کے عادی ہو رہے ہیں یہ سودا کچھ بھی تو مہنگا نہیں۔ ②

آج ہم اپنے اس معاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہمیں ایک باپ بیٹے کی دنیاوی تربیت کے لیے تو کوشاں نظر آتا ہے کبھی اس کے کھانے کی فکر ہے تو کبھی پینے کے لیے صاف شفاف پانی کی کبھی اس کے روشن اور آسودہ حال مستقبل کی چنتا ہے تو کبھی اس کے لیے جسمانی فٹنس کی فکر دامن گیر ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس کے اسلامی

---

① ابو داود، الصلاة، (٤٩٨)، أحمد (٢/ ٨٧) و حسنه الألباني

② حلية الأولياء (٥/ ٣١)

مستقبل کی فکر نہیں ہے کبھی یہ سوچ نہیں آئی کہ میرا بیٹا رات کو گھر میں لیٹ آتا ہے آخر کہاں رہتا ہے؟ اس کے دوست کیسے ہیں؟ اس کو نماز بھی آتی ہے یا نہیں حالانکہ رب کائنات فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [التحریم:٦]

''اے ایمان کے دعوے دارو! اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

نماز باجماعت

نماز کا یہ فریضہ اللہ جل شانہ نے جماعت کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ [البقرۃ:٤٣]

''رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔''

اور اسی منہج پر پیغمبر اسلام اور آپ کے اصحاب تادم زیست کاربند رہے اور اس حد تک التزام فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نماز کا حصہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ تو آپ ﷺ نے اس نماز کو کبھی امن میں چھوڑا نہ حالت جنگ میں حتیٰ کہ مرض الوفات میں بھی اہتمام کیا۔ آج ہماری مساجد میں یہ چیز بالکل ناپید و مفقود سی نظر آتی ہے۔ نماز جمعہ کا رش تو قابل دید ہوتا ہے لیکن پنجگانہ نماز میں یہ مبارک ازدھام دیکھنے کو آنکھیں ترس جاتی ہیں آخر کیوں؟ کیا جمعہ پڑھ لینے سے نماز پنجگانہ کی جماعت کا فریضہ ساکت ہو جاتا ہے؟ کیا ہم سے اس سستی کا محاسبہ نہیں ہوگا؟ اللہ کے پیغمبر تو فرماتے ہیں کہ میرا دل کرتا ہے کہ کسی کو اپنی جگہ مصلے پہ کھڑا کروں اور پھر لکڑیاں اکٹھی کر کے ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جماعت سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ پھر مجھے بے گناہ بچوں اور عورتوں کا خیال آتا ہے تو میں ارادہ ملتوی کر

دیتا ہوں۔ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ ہم پانچ مرتبہ اللہ اکبر کی صدائے بازگشت بھی سنیں اور پھر بھی جماعت سے رہ جائیں اور پھر بھی توحید پرست کہلائیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا کہ میں نے اللہ اکبر کی صدا سنی اور بجائے اس کے کہ مسجد میں آتا میں نے روپے پیسے کو بڑا سمجھا اور میرا مسجد تک نہ آنا پیسے کو سجدہ کرنے کے مترادف ہے گویا کہ میں نے روپے پیسے کو رب بنالیا۔

اے میرے بھائیو! ہم کتنے ہی آسودہ حال ہیں اور ہم پر کس قدر رب العالمین کی نعمتیں ہیں کتنے ہی یورپین ممالک ہیں جہاں کے مسلمان اس اذان کے کلمات سننے کو ترس گئے ہیں اور کتنے ہی لوگ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں وہ باوجود بسیار کوشش کے اذان کا جواب دینے سے بھی قاصر ہیں کیونکہ ان کے عمل کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے اب تو جو بو چکے ہیں وہ کاٹنے کا وقت ہے۔ کتنے ہی مریض ہیں جو چاہتے ہیں کہ چل کر مسجد کی دہلیز کو چوم لیں لیکن مرض ان کے اس عظیم المرتبت مقصد کے سامنے چٹان کی طرح حائل ہے۔ اس لیے میرے بھائی صحت اور فارغ البالی کو خدارا غنیمت جانیے اور اپنے روٹھے ہوئے رب کو منا لیجئے۔ اپنی طبیعت بنا لیجئے کہ جب اللہ اکبر کی صدا سنیں تو دل خوشی سے باغ باغ ہو جائے اور سب کام چھوڑ کر بس رب سے ملاقات کی تیاری کیجئے۔ ساتھ ساتھ خوف بھی ہو کہ بہت بڑے بادشاہ کے دربار کی حاضری ہے نجانے قبول بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔

اذان سن کر رنگ بدل جاتا

اسی فکر کو اپنے اندر سموئے ہوئے یہ ہمارے سلف میں سے ایک بزرگ ہیں۔ دنیا ان کو ابوعمران الجزنی کے نام سے جانتی ہے۔

«إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ» .

”جب اذان سنتے تو رنگ بدل جاتا اور آنکھوں سے رم جھم رم جھم آنسو شروع ہو جاتے۔“ ①

وہ تو گویا ہمیں پہچانتے ہی نہیں

اور یہ صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کی وہ حدیث جس میں کائنات کی اماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ محو گفتگو ہوتے لیکن جب نماز کا وقت ہو جاتا تو ہمیں پہچانتے بھی نہ تھے کہ ہم کون ہیں؟

(یہ ان کے گہرے مطالعہ کا نتیجہ تھا کہ حضرت کی طبیعت بدل جاتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے آج ہمیں ان واقعات کو سنتے ہوئے عجیب سا محسوس ہوتا ہے کہ اذان ہوئی ہے بھائی اس میں رونے والی کون سی بات ہے؟ تو میرے بھائی! یہ ہماری دین سے دوری ہے اور سلف صالحین کے منہج سے ہٹ جانے کا نتیجہ ہے)۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہمارے اوپر بھی وہ اثرات مرتب ہوتے جو سلف کی طبائع پر مرتب ہوتے تھے۔ لیکن آخر ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ وہ تو دو رکعتیں پڑھ کر رب سے بڑے بڑے مسائل حل کروا لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے نبی ﷺ کو جب بھی کوئی کٹھن معاملہ درپیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے اور ہمارے مسائل ہیں کہ ختم ہونے کا نام تک نہیں لیتے۔ آخر یہ تفاوت کیوں؟

محترم بھائی! بات بالکل صاف ہے کچھ بھی پیچ و خم نہیں آج ہماری نماز نماز ہی نہیں ہماری نماز صرف ڈھانچہ یعنی اوپر والا خول سا باقی رہ گیا ہے روح الصلاۃ کیا ہے نماز کی جان کیا؟ یہ کوئی بھی نہیں جانتا جلدی سے آئے نا تمام سا وضوء کیا طہارت کا بھی اہتمام نہیں ہلکے سے چار ٹھونگے لگائے اور چل دیے ایسی نماز سے کیا خاک مسائل

① صفة الصفوة (٢/ ٩٣)

حل ہوں گے؟ یہ تو الٹی نمازی کے لیے رب کی بارگاہ میں بد دعا کرے گی اور زبان حال سے کہے گی اے اللہ اس کو ضائع کر دے جیسے اس نے مجھے ضائع کیا۔

میرے پیارے بھائی! ہمارا رب آج بھی وہی ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک وہی ہے اللہ کی قسم ہمارے مانگنے میں تو نقص واقع ہو سکتا ہے اس کے دینے میں کوئی دیر نہیں۔ دراصل ہم ابراہیم علیہ السلام کا سا ایمان پیدا کرنا بھول گئے ہیں۔

آج بھی ہو اگر ابراہیم علیہ السلام کا سا ایمان پیدا
آگ کر سکتی انداز گلستان پیدا

ایک اور شعر ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

عمل کی قبولیت مگر کیسے۔۔۔؟

محترم بھائی! کس کس چیز کو روئیں پورا سیٹ اپ ہی بگڑا ہوا ہے ہم نماز تو پڑھے جاتے ہیں لیکن کبھی ہم نے بھولے سے بھی نہیں سوچا کہ نماز قبول کیسے ہو گی؟ میرے پیارے بھائی کسی بھی عمل کی قبولیت کے لیے چند شرائط ہیں ان میں سے سب سے پہلی شرط ہے کہ وہ عمل کرنے والا شخص شرک سے بالکل پاک ہو دلیل

{وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ}۔
[المائدہ]

”جس نے اللہ کی (ذات، صفات، اسماء اور الوہیت) میں کسی غیر کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے۔“

دوسری شرط ہے کہ وہ عمل کتاب و سنت کی روشنی میں ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

''جس نے ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہ ہو وہ قابل قبول نہ ہوگا۔''①

تیسری شرط ہے اخلاص یعنی وہ عمل خالصتاً اللہ ہی کے لیے ہو اگر ریاکاری مقصود ہوئی تب بھی وہ عمل قبول نہ ہوگا۔

چوتھی شرط ہے کہ وہ عمل حلال کھا کر کیا گیا ہو حرام کھانے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ چنانچہ رسولوں کو بھی ارشاد ہے:

{يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا}
[المؤمنون:۵۱]

''اے میرے رسولو! پاکیزہ طیب کھاؤ اور نیک عمل کرو۔''

دیکھئے پہلے اساس کی اصلاح کی جا رہی ہے کہ پاکیزہ کھاؤ پھر نیک عمل کرو یعنی نیک عمل کی قبولیت کا انحصار اکل حلال پر ہے۔ آج کا غافل معاشرہ اس شرط کو پس پشت ڈال چکا ہے حلال وحرام کے ذرائع تک کا علم نہیں کسی سے پوچھا جائے بھائی تہجد و اشراق کا اہتمام کرتے ہو جواب ملتا ہے جی ہاں اگر پوچھا جائے کہ بھائی کام کیا کرتے ہو؟ جواب ملتا ہے بینک میں ملازم ہے اب یہ دن رات اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے والا شخص اس کی تہجد و اشراق کیسے قبول ہوگی؟ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} [البقرۃ:۲۷۸]

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور سودی باقی ماندہ معاملات کو چھوڑ دو

① البخاری تعلیقاً (۲۱۴۲)

اگر تم مومن ہو۔“

﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾۔
[البقرة:٢٧٩]

”اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

اب اگر کسی کو کہا جائے کہ وہ رسول ﷺ سے جنگ کر لے یا اعلان جنگ کر دے تو وہ سخت برہم ہوگا اور الٹا اس کہنے والے کو گستاخ اور طرح طرح کے القابات سے نوازے گا لیکن سودی معاملات کی شکل میں ہر شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ کر چکا ہے۔ اور تو اور ہمارے دین دار حضرات بھی ایسے صریح سودی کاروبار کرنے والے اشخاص کا بائیکاٹ نہیں کرتے۔ یقین مانیے اگر صرف دین دار طبقہ سلف صالحین کے منہج پر اتر آئے اور خودداری کا مظاہرہ کرے تو ان سودی کاروبار والے حضرات کی عقل ٹھکانے آ جائے۔ میں یہاں پر چند حرام ذرائع کی تفصیل بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ اپنے ذمے تبلیغ کی ذمہ داری سے بذریعہ قلم سبکدوش ہوسکوں۔

یاد رکھیں اللہ رازق ہے وہ اپنے پیارے بندوں کو کبھی بھی بھوکا نہیں مارے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ [هود:٦]

”روئے زمین پر چلنے والی ہر ذی روح کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ [طٰه:١٣٢]

''اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیجئے اور اس پر ہمیشگی کیجئے ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کریں گے رزق ہم آپ کو دیں گے اور بہترین انجام متقین کا ہے۔''

جی ہاں فیکٹری مالکان سے کسی بھی مد میں لیتے وقت ان کا تحفہ قبول کرتے وقت تحقیق کرلیں کہ کہیں ان کے روپے پیسے سود سے کمائے گئے تو نہیں ہیں ان کے کاروبار میں حرام کی آمیزش تو نہیں ہے ان کے کاروبار کا نظام سود پر تو نہیں ہے......؟ بھول ہی جاتے ہیں کہ پیغمبر انقلاب نے حرام کی تردید میں فرمایا تھا کہ ایک آدمی سفر پہ نکلتا ہے اس کی حالت پراگندہ ہوتی ہے بیت اللہ میں پہنچتا ہے، یا رب یا رب کی صدا بلند کرتا ہے فرمایا اس کا کھانا حرام کا ہے، پینا حرام کا ہے، پلا حرام میں ہے، اس کی دعا کیسے قبول ہو؟؟ حالانکہ سفر کی حالت بڑی کسمپرسی کی حالت ہوتی ہے مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن حرام خور مسافر بیت اللہ کا غلاف بھی پکڑ لے اللہ اس کی دعا قبول نہیں فرماتے اس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ حرام خوری سے سچی توبہ نہ کرلے۔①

ہمارے معاشرے کا دوسرا ذریعہ معاش جو کہ حرام ہے وہ ہے جھوٹی وکالت جی ہاں یاد رکھیئے جو وکیل جھوٹے کیس کی پیروی کرتا ہے وہ جھوٹ بول کر روزی کماتا ہے اس کی روزی حلال ہے یا حرام؟؟ کیا ہم نے کبھی بھولے سے بھی اس مضمون کے لیے قلم کو حرکت دی؟ کیا میری یہ ذمہ داری نہیں کہ میں اپنے سماج میں مروجہ حرام ذرائع معاش کے خلاف قلم اٹھاؤں؟ یا وعظ ونصیحت کے ذریعہ سے ان حرام ذرائع کی تردید کروں؟ آخر میرے اندر اتنی سستی اور بزدلی کیوں آگئی ہے کہ جب میں غلطی کسی صاحب ثروت میں دیکھتا ہوں تو چشم پوشی کرکے کتمان علم کا مرتکب ہو جاتا ہوں اگر

① مسلم، الزکاۃ (۱۰۵۱)

کوئی سادہ سا آدمی غلطی کر لے تو میرا پورا وعظ اس کے لیے تیار ہوتا ہے؟؟ محترم بھائی! ایسا تفاوت نہیں ہونا چاہیے ایک درد دل رکھنے والا ڈاکٹر غریب کا بھی آپریشن کرتا ہے اور امیر کا بھی، مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس کے جسم کی اصلاح ہو جائے۔ خدارا! حرام سے بچ جایئے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔

تیسرا ذریعہ معاش بینک کی کسی بھی قسم کی ملازمت ہے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾. [المائدہ : ۲]

"نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور برائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔"

نہ تو ان کو کرایہ پر عمارت دینا جائز ہے اور نہ ان کا کسی قسم کا تعاون جائز ہے جب تک یہ بینک عین اسلام کے اصولوں کے مطابق کام شروع نہیں کرتے ان سے تعاون جائز نہیں۔

چوتھا حرام ذریعہ معاش ہے بھتہ خوری، جگا ٹیکس۔ اسلام عشر و زکاۃ کا نظام پیش کرتا ہے اور ٹیکس کا استحصال کرتا ہے یہ تو غیر مسلموں کے لیے ہوتے ہیں ان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لیے نہ کہ اپنوں پر ہی ٹیکس لگا دیے جائیں۔

پانچواں ذریعہ معاش ہے گانے کی ترویج کر کے ان کو لوگوں میں عام کر کے روزی کمانا یہ بھی صراحۃً حرام ہے۔ جیسا کہ موبائل میں میموری کارڈ میں گانے بھرے جاتے ہیں اور قیمت وصول کی جاتی ہے۔ ایسے شخص کا تحفہ و کھانا بھی نہیں کھانا چاہیے۔

چھٹا حرام ذریعہ معاش ہے حجامت کا پیشہ اس سے مراد وہ نائی ہے جو داڑھی مونڈ کر اجرت کماتا ہے۔ وہ صراحۃً حرام ہے اگر لوگوں کی داڑھیاں نہیں مونڈتا

صرف بال کاٹتا ہے تو اس کی کمائی ٹھیک ہے۔

ساتواں ذریعہ معاش جو کہ حلال ہے ہم اس کو خود حرام بناتے ہیں یعنی کہ پولیس وغیرہ کی نوکری۔ جہاں رشوت زنی عام ہے تو رشوت لے کر یہ لوگ اپنا حلال حرام میں بدل لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص رشوت نہیں لیتا اور ظلم کا ساتھ نہیں دیتا تو وہ ٹھیک ہے۔

اسی طرح کوئی بھی ملازم وہ سرکاری ہو یا نیم سرکاری ہو اگر اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں سستی برتے گا تو اس قدر رزق حرام ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر ایک ملازم اپنی عادت ہی بنا لیتا ہے کہ وہ لیٹ جائے گا اب جس قدر وہ روزانہ لیٹ آتا ہے اسی کی بقدر اس کی روزی حرام ہے۔

﴿وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ﴾[المطففين:١-٣]

”ہلاکت ہے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے، وہ لوگوں سے جب ماپ کر لیتے ہیں تو پورا وصول کرتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر دیتے ہیں یا تول کر دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔“

مختصراً ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والا اپنے بارے میں سوچے کہ وہ اپنی ذمہ داری صحیح طریقہ سے نبھا رہا ہے یا نہیں اگر نہیں نبھا رہا تو اپنے رزق کی فکر کرے۔ اسی طرح وہ شخص جو زکاۃ کو اپنے مال سے ادا نہیں کرتا اور غرباء فقراء کے مال وحق کو اپنے مال کے ساتھ ملا کے کھائے جا رہا ہے ایسے شخص کا تحفہ وتحائف و کھانا بھی قبول نہ کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ وہ اس فریضہ کو ادا کرنے والا بن جائے کیونکہ وہ اسلام کے ایک اہم رکن کا عملی منکر ہے۔

اسی طرح عشر ہے ہمارے معاشرے کے بہت سارے کسان جن کا عشر اگر

صحیح معنوں میں ادا ہو جائے تو اس گاؤں کے فقراء اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے زمینداروں کے گھر سے دعوت قبول کرنا مناسب نہیں جب کوئی عالم ایسے گھرانے سے دعوت قبول کرتا ہے تو یہ عالم ان کے لیے ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عامۃ الناس کے لیے ایک عالم کا چلنا پھرنا یہ سب سند ہے اگر عالم غلط منہج پر ہوگا تو اس کی عوام بدرجہ اولیٰ غلط راستے پر ہوں گے۔

اسی طرح پرائز بانڈ کا کاروبار ہے اور پرائز بانڈ خریدنا یہ سب حرام ہے اور ایسے آدمی کی دعوت نہ قبول کی جائے تاکہ اس کی حوصلہ شکنی ہو اور وہ اس کام کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائے۔ اسی طرح کسان حضرات بینک سے لون (قرض) لیتے ہیں ان کے ساتھ بھی تنبیہاً یہی رویہ برتنا چاہیے حتیٰ کہ وہ اپنے شنیع فعل سے تائب ہو جائیں۔ اسی طرح بعض ٹیچرز نے ڈبل ڈبل کام شروع کر رکھے ہیں مثلاً ٹیچرز نے درزیوں کا کام سیکھ رکھا ہے عید کے قریب وہ اسکول سے بیماری وغیرہ کی جھوٹی چھٹی لے کر اپنے گاہکوں کے کپڑے سلائی کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنی روزی کو حرام بنا رہا ہوتا ہے اس کی اس دن کی روزی حرام ہے جس دن اس نے جھوٹی چھٹی حاصل کی اور اپنے ذاتی کام سنوارتا رہا۔

اسی طرح ایسے شخص کے گھر سے بھی نہ کھانا چاہیے جس کو خیانت کی عادت پڑ چکی ہے۔ ایسے شخص کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیے تاکہ اس کو تنبیہ ہو دراصل ہمارے معاشرے کا راستہ ہوا ناسور یہ بھی ہے کہ قحط الرجال ہے آدمی تو بہت ہیں مگر آدمی نہیں ہیں انسان تو بہت ہیں مگر انسان نہیں ہیں۔ ذمہ دار تو بہت ہیں مگر ذمہ داری کا ذرہ برابر احساس نہیں ہے۔ خرد برد کی عادت ایسی پڑی ہے کہ چھوڑنے کا نام نہیں لیتے ان حالات میں علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسی میٹنگز منعقد کروائیں جن میں بالکل وضاحۃ اور صراحۃ تربیت کی جائے اور بتایا جائے کہ بیت المال کا استعمال کیسے

کرنا ہے اس کے کیا احکامات ہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس حدیث کو پڑھتے اور پڑھاتے بھی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ایک غلام آپ ﷺ کی سواری کا کجاوہ صحیح کر رہا ہے کہ اچانک ایک اجنبی تیر آتا ہے اس کو لگتا ہے وہ خالق حقیقی سے جا ملتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کو مبارکباد دیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کس چیز کی مبارکباد؟ میں اس کو ایک چادر میں لپٹا ہوا دیکھ رہا ہوں جو آگ کی بنا کر اس پر ڈالی گئی ہے جو اس نے مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے چوری کر لی تھی۔①

محترم قارئین اندازہ لگائیں کہ نبی ﷺ کا صحابی رضی اللہ عنہ ہے خادم بھی ہے اس کے ساتھ ساتھ میدان قتال میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے نکلا ہوا ہے لیکن اس خیانت کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے۔ ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے ہم ذرا سوچیں کہ کہیں ہم تو اس قبیح فعل میں مبتلا نہیں بیت المال صرف اسلامی حکومت کی صورت میں ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر وہ جگہ جہاں کوئی ادارہ ہو جس میں عشر زکاۃ وغیرہ اکٹھی ہوتی ہو تو وہ بیت المال ہے اس میں خیانت کا مرتکب بھی اسی جرم کا حامل ہوگا۔ بیت المال کا استعمال کرنے کے لیے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ وغیرہ کی زندگیاں پڑھنے کی ضرورت ہے۔ بیت المال کی چھوٹی سی چیز بھی بغیر اجازت کے استعمال کرنا حرام ہے اِلّا یہ کہ امیر وقت نے کسی چیز کے استعمال کی عام اجازت دی ہو تو وہ علیحدہ بات ہے۔

اکل حلال کی فکر کا جنازہ نکل گیا ہے اجتماعی چیز میں انفرادی تصرفات اور ذاتی استعمال عام سی چیز سمجھی جاتی ہے۔ خدا کا خوف کیجئے اپنی عاقبت تباہ نہ کیجئے مختصراً یہی ہے کہ حرام ذرائع سے بچیئے۔ (تاکہ ہماری عبادات بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پا سکیں)۔

---

① البخاري (٦٧٠٧)

کہیں بلا وضوء موت ہی نہ آجائے......؟

سلیمان الاعمش رحمہ اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوتے تو وضوء کے لیے پانی نہ پانے کی صورت میں دیوار پر ہاتھ مارتے اور تیمم کر لیتے اور سو جاتے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں بغیر وضوء کے موت نہ آجائے۔①

اور یہ صورتحال نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل کی وجہ سے تھی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں جان لو تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز اول درجے پر ہے اور ہمیشہ باوضو رہنا یہ مومن کی صفت ہے۔②

کسی عربی شاعر کا یہ شعر قابل غور ہے۔

لیس الطریق سوی طریق محمد
فھی الصراط المستقیم لمن سلك
من مشی فی طرقاته فقد اھتدی
سبل الرشاد و من یزغ عنها هلك③

”محمد ﷺ کے راستے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور راہ حق کے متلاشی کے لیے یہ بالکل سیدھا راستہ ہے۔ جو اس نبی ﷺ کے راستے پر چلے گا وہ ہدایت کے راستوں کو پالے گا۔ اور جو غیر کے راستوں میں کامیابی ڈھونڈے گا اور اس راستے سے ٹیڑھ اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔“

---

① حلیلة الأولیاء (٥/ ٤٩)

② صحیح ابن ماجه (٢٢٤)

③ ذیل تذکرة الحفاظ (١٧٥)

کہیں وہ مجھ سے منہ نہ پھیر لے

ایک دن منصور بن زاذان نے وضوء فرمایا جب فارغ ہو گئے تو رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آواز بلند ہو گئی آپ سے دریافت کیا گیا حضرت کیا بات ہے؟ کیا پریشانی ہے؟ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ فرمایا اس سے بڑھ کر اور پریشانی والی کیا بات ہو گی کہ میں ایسی ذات کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں جس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہیں وہ مجھ سے منہ ہی نہ پھیر لے۔①

سلف کی یہ حالت دل کی صفائی کی آئینہ دار ہے اور باطنی صفائی کی غماز ہے۔ اور اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ باطن پر کس قدر محنت کیا کرتے تھے۔

مسجد کی چھت سے بہتر

یزید بن عبداللہ سے کہا گیا کیا ہم مسجد کی چھت نہ ڈال لیں؟ فرمایا اپنے دلوں کی اصلاح کیجئے یہ مسجد کی چھت سے بہتر ہے۔②

جو شخص دل و جان سے مسلمان ہو جاتا ہے اور نیت کی اصلاح کر لیتا ہے وہ چھت اور نقش و نگار کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنی توجہ نماز کے خشوع و خضوع اور نماز کو بہتر سے بہتر بنانے کی طرف مبذول کرتا ہے۔ اور یہ فکر اپنے اوپر سوار رکھتا ہے کہ میری نماز کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

نماز سے پہلے اس کی تیاری کرتا ہوں

یہ عدی بن حاتم ہیں فرماتے ہیں:

«مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَأَنَا عَلَى وُضُوءٍ».

---

① صفة الصفوة (٢/ ١٢)

② حلية الأولياء (٢/ ٣١٢)

”میں جب سے اسلام لایا ہوں نماز کھڑی ہونے سے پہلے وضوء کی حالت میں ہوتا ہوں۔“①

اذان کے بعد بغیر کسی سستی اور کاہلی کے مسجد کی طرف چلے جانا یہ سلف کی عادت ثانیہ اور وطیرہ حیات تھا۔ اور اللہ اکبر کا کلمہ واقعتاً ان کے ہاں بڑی اہمیت کا حامل تھا اور وہ اپنے جس کام میں بھی ہوتے اس عظیم المرتبت کلمہ کو سننے کے بعد وہ اپنے کام کو چھوڑ کر صرف اہتمام صلاۃ کی طرف متوجہ ہو جایا کرتے تھے۔

سُنار کی نماز

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن میمون المروزی جن کا پیشہ سنار کا تھا سونا چاندی کوٹنا ان کا مشغلہ تھا حضرت جب بھی اذان سنتے فوراً اپنا کام چھوڑ دیتے حتیٰ کہ کوٹنے کا اوزار اگر ہاتھ میں اٹھا رکھا ہوتا تو وہیں کا وہیں چھوڑ دیتے یہی وہ لوگ تھے جنھوں نے رب کی اطاعت اور نبی ﷺ کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہمیشہ دین کے لیے مستعد اور چوکس رکھا۔ اور امر ربی آتے ہی دنیا کو ایک جانب کرتے ہوئے فوراً امر ربی کی طرف توجہ کو مرکوز کیا۔ رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً

میرے مسلمان بھائی!

صَلَاةُ الْمَرْءِ فِی أخراه ذُخْرٌ
وَ أَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِالصَّلَاةِ
فَإِن یَمُتْ فَطُوْبٰی ثُمَّ طُوْبٰی
لَهُ الْفَوْزُ فِیهَا بِالصَّلَاةِ
وَ إِلَّا النَّارُ مَثْوَاهُ وَ تَبًّا
لَهٗ تَبًّا بَعْدَ الْمَمَاتِ

① السیر (٣/ ١٦٠)

''آدمی کی نماز آخرت میں ذخیرہ ہے۔ اور یہ پہلی وہ چیز ہے جس کا آدمی سے حساب لیا جائے گا مرنے کے بعد آدمی کے لیے خوشخبری ہی خوشخبری ہے اس کے لیے کامیابی ہے، اگر وہ نماز کا پابند تھا۔ وگرنہ آگ اس کا ٹھکانہ ہے اور اس کے لیے ہلاکت ہے۔ اور مرنے کے بعد ہولناکیوں کا سامنا ہے۔''

اور سلف کی حرص نماز کے اہتمام کے لیے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے تھے جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

تَرَاهُ يَمْشِيْ فِي النَّاسِ خَائِفاً وَجِلًا
إِلَى الْمَسَاجِدِ هَوْنًا بَيْنَ أَطْمَارِ

''جب تو ان کو دیکھے گا تو ان پر رعب اور خوف خدا کی جھلک صاف دکھائی دے گی۔ اور وہ مسجد کی طرف انتہائی سادہ لباس میں چلے جا رہے ہوں گے۔''

کہاں ہمارے سلف اور کہاں ہم؟

اور ہماری حالت آج کل اس کے بالکل برعکس ہے اور ہم اپنے اور ان مقدس ہستیوں کے مابین ایک حد فاصل کھڑی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ کہاں کل کے رحمان کے بندے اور کہاں آج کے عام لوگ۔ آج یہ چیز خال خال ہی ملتی ہے کہ کوئی اذان سے پہلے یا کم از کم اذان کے دوران ہی مسجد میں پہنچ جائے بلکہ بعض تو ایسے ہیں کہ مرتے دم تک مسجد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوتا مرنے کے بعد مجبوراً ان کو مسجد لانا پڑتا ہے تاکہ جنازہ پڑھ لیا جائے۔

وہ صف اول کا اہتمام کرتے تھے

اور یہ اہتمام جو ہم اپنے اسلاف میں دیکھتے ہیں کہ وہ صبح سویرے اٹھتے اور

ہمیشہ صف اول کا اہتمام کرتے یہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا اثر تھا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

''اگر لوگوں کو صف اول اور اذان کی قدر و قیمت اور ثواب کا اندازہ ہو جائے تو پھر اگر ان کو قرعہ اندازی کر کے بھی صف اول حاصل کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں۔'' ①

صف اول کا اہتمام سلف میں عام تھا۔ بشر بن حسن جن کو صفی کا لقب دیا گیا تھا انھوں نے مسجد بصرہ میں ۵۰ سال تک صف اول کا اہتمام کیا۔ آج حالات تبدیل ہو چکے مفاہیم بدل دیے گئے اور بہت ہی کم شخصیات ہیں جو صف اول کا اہتمام کرتی ہیں اس لیے امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ کا اہتمام جو کہ عملی دائرہ کار سے نکلتا جا رہا ہے بے خوف خطر بیان کرنا چاہیے۔

پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ نہیں رہی

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور نہ ہی ۵۰ سال سے میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدی کی طرف دیکھا ہے یعنی دوسری صف میں نماز ہی نہیں پڑھی تو گدی کیسے دیکھتا۔ ②

رغبت کرنے والوں کو ایسے کاموں میں رغبت کرنی چاہیے۔ اہتمام نماز ایسا گم گشتہ موتی ہے جو تلاش کا استحقاق رکھتا ہے۔ اہتمام نماز جنت کی طرف جانے والا ایسا شاندار راستہ ہے جو مقابلے سے بھی حاصل کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ یہ وہ مقصد انسانیت ہے جس پر دسترس ہر انسان کی اولین ذمہ داری ہے۔ وہ لوگ جو حصول دنیا کے لیے دوڑ دھوپ کرتے ہیں ان کا اس دنیا کے لیے دوڑ دھوپ کرنا دنیا کی آنکھ میں

---

① بخاری (٦١٥) و مسلم (٤٣٧)

② وفيات الاعيان (٢/ ٣٧٥) و حلية الاولياء (٢/ ١٦٣)

تو بڑا ہو سکتا ہے لیکن اللہ جل شانہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ اس کے برعکس آخرت کے لیے دوڑ دھوپ مقابلہ واہتمام یہ اللہ کے ہاں محبوب اور قابل ستائش عمل ہے اور اس میں جس قدر مقابلہ ہو سکے کم ہے۔

۷۰ سال تک تکبیر اولیٰ سے نماز پڑھی

سلیمان بن مہران کی (۷۰) ستر سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی تھی۔①

لیکن ہمارے ہاں حالت اتنی دگرگوں ہو چکی ہے کہ بعض پورے سال میں شاید ایک آدھ مرتبہ تکبیر اولیٰ سے نماز پڑھتے ہوں گے۔ خود مشاہدہ کیجئے کبھی باجماعت نماز کے بعد نظر دوڑائیے آپ کو باجماعت نماز ادا کرنے والے انتہائی کم اور تین تین رکعات رہنے والے زیادہ ملیں گے۔

کیا ہم ان کے مقابلہ میں کچھ حیثیت رکھتے ہیں؟

تکبیر اولیٰ سے ہمیشہ نماز پڑھی

یہ اسید بن جعفر ہیں فرماتے ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ میرے چچا بشر بن منصور کی تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہو اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی سائل آیا ہو اور اس نے سوال کیا ہو اور میرے چچا نے نہ دیا ہو۔②

وکیع بن جراح فرماتے ہیں

اعمش کی ستر سال تک کوئی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔③

بعض ایسے سلف بھی گزرے ہیں جن کی چالیس سال میں صرف ایک مرتبہ تکبیر اولیٰ فوت ہوئی اور وہ بھی انتہائی عذر کی بنا پر۔

---

①تذکرة الحفاظ (۱/ ۱۵۳) ②صفة الصفوة (۳/ ۳۷۶)

③ تذکرة الحفاظ (۱/ ۱۵٤)

ابن سماعہ فرماتے ہیں

۴۰ سال تک میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی سوائے اس دن کے جس دن میری والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔①

تکبیر اولیٰ سے سستی کرنے والے سے دوستی مت رکھو

جب ان شخصیات کا نماز کے بارے میں اتنا شاندار اہتمام ہے اور خاص طور پر تکبیر اولیٰ کا التزام اس قدر ہے تو پھر امام ابراہیم نخعی کے اس فتوے سے ہمیں قطعاً تعجب نہیں ہونا چاہیے فرماتے ہیں:

"جب تم دیکھو کہ کوئی شخص تکبیر اولیٰ میں سستی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔"②

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں:

"جب تم دیکھو کہ کوئی شخص تکبیر اولیٰ کا اہتمام نہیں کرتا تو اس سے ہاتھ دھولو۔"③

نماز کی توقیر

عثمان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نماز کی عزت اور وقار اس چیز میں ہے کہ تکبیر اولیٰ سے پہلے مسجد میں پہنچا جائے۔"④

① السیر (١٠/ ٦٤٦)
② السیر (٥/ ٦٥) صفة الصفوة (٩/ ٨٨)
③ السیر (٥/ ٦٢)
④ صفة الصفوة (٢/ ٢٣٥)

یہ تو آپ نے ان حضرات کا تکبیر اولیٰ کا اہتمام ملاحظہ فرمایا اور ایسے حضرات سے جب کبھی نماز باجماعت فوت ہو جاتی ہو گی تو کیا کیفیت ہوتی ہو گی؟

زندگی میں دو بار نماز اکیلے پڑھی

قاضی شام سلیمان بن حمزہ المقدسی فرماتے ہیں:

''میں نے زندگی میں دو مرتبہ نماز علیحدہ پڑھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ نمازیں میں نے پڑھی ہی نہیں۔''

حالانکہ ان کی عمر ۹۰ سال تھی۔ اگر ان سے یہ چیز فوت ہو جاتی تو گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے تھے۔

باجماعت نماز ہر چیز سے بہتر

محمد بن مبارک الصوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب سعید بن عبدالعزیز سے جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو رونا شروع کر دیتے اور نماز باجماعت کی قدر و منزلت ان کے ہاں دنیا جہان کی ہر چیز سے بڑھ کر ہوتی تھی۔''①

اور ہم ہیں کہ ان امور دنیا کے پیچھے ہانپتے کتے کی طرح بھاگتے پھر رہے ہیں اور نمازیں بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

باجماعت نماز پڑھنا حکمران بننے سے بہتر

ایک دفعہ میمون بن مہران مسجد میں آئے آپ کو بتایا گیا کہ لوگ تو نماز پڑھ چکے ہیں حضرت نے «إنا لله و إنا إليه راجعون» پڑھا اور فرمایا کہ نماز باجماعت کی اہمیت میرے نزدیک عراق کی حکومت مل جانے سے زیادہ افضل ہے۔②

① تذكرة الحفاظ (۱/ ۲۱۹) ② مكاشفة القلوب (ص ۳٦٤)

اور ہمارے بہت سارے احباب کی نماز معمولی کام کی وجہ سے فوت ہو جاتی ہے اور وہ اس کو کوئی قابل ذکر چیز تصور نہیں کرتے۔ تو عراق کی ولایت مل جانے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

وہ ساری رات مصلے پر گزار دیتے

اقوام کے احوال بس ایسے ہی ہیں لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھیے اگر ان کی عشاء کی نماز جماعت سے رہ جاتی تو باقی رات مصلے پر گزار دیتے۔ شاعر کہتا ہے:

اغتنم في الفراغ فضل ركوع
فعسى أن يكون موتُك بغتةً
كم صحيح رأيت من غير سقم
ذهبت نفسه الصحيحة فلته

''فارغ اوقات میں نماز کی اہمیت کو مدنظر رکھیے۔ ہوسکتا ہے اچانک آپ کو موت اچک لے۔ کتنے ہی صحیح سالم وتندرست لوگ تو نے دیکھے ہوں گے۔ وہ صحت وشباب کی حالت میں اچانک دار فانی سے کوچ کر گئے۔''

پیارے بھائیو! اصحاب پیغمبر کے ہاں نماز باجماعت کی ایک شاندار اہمیت و فضیلت تھی اور اس کے چھوٹ جانے پر ایسے غمگین ہوتے جیسے ان کا کوئی بچھڑ گیا ہے اور یہ اسی وجہ سے تھا کہ ان کے ہاں اس چیز کو ایک مرتبہ ومقام حاصل تھا۔

میری نماز فوت ہو جائے تو کوئی تعزیت نہیں کرتا

حاتم الاصم کا تذکرہ قابل ذکر ہے فرماتے ہیں: مجھ سے جماعت فوت ہوگئی تو صرف ابواسحاق البخاری میری تعزیت کرنے آئے اگر میرا بیٹا فوت ہوتا تو ہزار سے زائد لوگ تعزیت کے لیے آتے۔ اس لیے کہ لوگوں کے ہاں دنیا کا غم دین کے غم

سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔①

یہ بڑی قیمتی بات ہے اور حقیقت بھی ہے کہ عزیز فوت ہو جانے پر لوگ افسوس کرتے ہیں لیکن دین میں سستی پیدا ہو جانے پر کوئی افسوس کرنے نہیں آتا۔ اے اللہ ہمیں ہمارے دین میں نقصان سے بچائے رکھنا اور ہماری دنیا داری کو ہمارا غم اکبر نہ بنا دینا۔ آمین

نماز رہ گئی تو کوئی غم نہیں

یونس بن عبداللہ فرماتے ہیں:

مالی تضیع لی الدجاجة فأجد لها
و تفوتنی الصلاة فلا أجد لها

"مجھے کیا ہو گیا ہے میری مرغی مجھ سے بچھڑ جاتی ہے تو مجھے غم ہوتا ہے
نماز چھوٹ جاتی ہے تو کچھ پرواہ نہیں؟"②

کتنے ہی لوگ ہیں جو دنیا کا غم کھاتے ہیں اعلیٰ پوسٹ کے حصول کا غم ان کو کھائے جا رہا ہے اور سوچتے رہتے ہیں کہ کب ان کی ترقی کی راہیں آسان ہو جائیں راتوں کو جاگتے ہیں اور غم اتنا بڑھ جاتا ہے کہ نیند نہیں آتی سارا دن بھی اپنے جسم کو تھکا دیتے ہیں ہر قسم کا حساب کر لیتے ہیں معاملات نمٹا لیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں سے جب نماز چھوٹ جاتی ہے تو ذرہ برابر بھی ملال و غم نہیں کھاتے۔ بعض احباب تو دنیا کے مشاغل کا عذر پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یوں گویا ہوتے ہیں کہ جی کیا کریں؟ کام دھندہ ہی ختم نہیں ہوتا۔

① مکاشفه القلوب (٣٤٦)

② حلية الأولياء (٣/ ١٩) وصفة الصفوة (٣/ ٣٠٧)

اے بستر کی لذت کو چھوڑ دینے والے میرے بھائی!

تم اذان کا جواب بھی دیتے ہو پھر مسجد کی طرف بھی فرصت و اطمینان سے جاتے ہو سخت سردی سیاہ تاریک رات کی پراوہ بھی نہیں کرتے ہو اللہ تمہیں پورے اجر سے نوازے اور تمہارا ایک ایک قدم لکھے۔ خوش ہو جایئے نبی آخرالزمان خوشخبری دیتے ہیں فرمایا:

«بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

''اندھیرے کی پرواہ کیے بغیر مسجد میں آنے والوں کو نوید سنا دو کہ ان کے لیے قیامت کے دن کامل ترین نور ہوگا۔'' ①

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو شیطان سے محفوظ رکھے کہیں یہ اہتمام چھوڑ نہ بیٹھنا اس جنت کے حصول کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے متقین کے لیے تیار کی گئی ہے اس میں ایسی ایسی نعمتیں جو کسی آنکھ نے آج تک نہیں دیکھیں اور نہ کسی کان نے ان کا تذکرہ سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا کھٹکا ہوا اللہ آپ کو نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور جنت کو آپ کا مقدر ٹھہرائے۔ آمین

سلف صالحین کی ذمہ داریاں ہم سے بہت زیادہ تھیں لیکن اس کے باوجود بھی عبادات میں کمی تو کیا بلکہ زیادتی ہی دیکھی گئی ہے۔

وہ روزانہ دو سو نفل پڑھتے

یہ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز ہیں اور معمول یہ

① ترمذی، الصلاۃ (۲۸۲۳)

ہے کہ روزانہ دوسو رکعت نفل نماز ادا کرتے ہیں۔①

وہ روزانہ سو رکعت پڑھتے تھے

خلیفہ ہارون الرشید رحمہ اللہ خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد روزانہ سو (۱۰۰) رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور یہ سلسلہ وفات تک جاری رہا الاّ شاذ ونادران کو عارضہ یا مجبوری لاحق ہوتی تو علیحدہ بات ہے وگرنہ پورے اہتمام سے یہ عمل کیا کرتے تھے۔②

مسجد تو آخرت کا بازار ہے

اور وہ لوگ مسجد کو مسجد ہی سمجھتے تھے اور خرید وفروخت کو مسجد میں برا سمجھتے تھے۔ چنانچہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ جب دیکھتے کہ کوئی شخص مسجد میں چیزوں کی خرید وفروخت کر رہا ہے اس کو بلاتے اور کہتے یہ آخرت کا بازار ہے اگر آپ دنیا کمانا چاہتے ہیں تو دنیا کے بازار میں نکل جائیے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

أیا عجبا کیف یعصی الإله
أم کیف یجحده جاحد
و لله فی کل تحریکة
و فی کل تسکینة شاهدُ
و فی کل شیءٍ له آیة
تدُلُّ علی أنه واحدُ ③

”تعجب ہے کہ انسان اپنے معبود حقیقی کی نافرمانی کیسے اور انکار کیسے کرتا

① تذکرة الحفاظ (۱/ ۲۹۳)
② تاریخ بغداد (۱٤/ ٦)
③ تاریخ بغداد (٦/ ۲۵۳)

ہے حالانکہ اللہ کے لیے ہر چلنے پھرنے اور اپاہج چیز کی صورت میں گواہ موجود ہے۔ اور ہر چیز میں اللہ کی نشانی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ ایک ہے۔“

اللہ کے سامنے حاضری

اللہ کے سامنے حاضری کا سلف اہتمام کرتے تھے۔ اسلاف نماز کی شاندار محافظت کے پاسدار تھے۔ وہ نماز کو اس کے ارکان، واجبات و سنن مستحبات کے ساتھ احسن انداز سے پورا کیا کرتے تھے۔ خشوع و خضوع کے تو کیا کہنے انہی کے بارے میں تو رب کا قرآن کچھ یوں گویا ہوتا ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾ [المؤمنون : ۲]

”وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے والے ہیں۔“

نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں:

”بیشک آدمی اپنی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے مگر کسی کو دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتوں حصہ، چھٹا، پانچواں حصہ، چوتھا، تیسرا اور کسی کو آدھا حصہ ملتا ہے۔“ ①

ساری زندگی بندہ رب کے سامنے کھڑا ہونا نہیں سیکھتا

جناب عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ منبر پر تھے فرماتے ہیں کہ بیشک آدمی اپنے چہرے کو اسلام میں بوڑھا کر لیتا ہے لیکن اللہ کے لیے نماز پوری پڑھنا نہیں سیکھتا۔ کہا گیا وہ کیسے، فرمایا: وہ نماز میں خشوع و خضوع، عاجزی و انکساری اور توجہ الی اللہ پوری نہیں کرتا۔ ②

① ابو داود، الصلاۃ، حسنہ الألبانی

② الإحیاء (۱۰/ ۲۰۲)

یہ عمر رضی اللہ عنہ کا ابتدائے اسلام کا قول ہے۔ آج ہم کس ڈگر پر چل رہے ہیں؟ بہت سارے لوگوں کی نماز کا یہ حال ہے کہ وہ بدن کے ساتھ نماز تو پڑھ رہے ہیں لیکن افکار و خیالات کہیں اور ہیں۔ کبھی وہ خرید و فروخت کر رہے ہوتے ہیں اور کبھی وہ گھریلو مسائل کو حل کر رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ غفلت کا نتیجہ ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کیا آج کل نمازیں ضائع نہیں ہو رہی ہیں۔ کیا تم یہ صورت محسوس کرتے ہو؟ انھوں نے کہاں جی ہاں فرمایا اللہ کی قسم اگر میرے پیٹ میں نیزے گھونپ دیے جائیں مجھے زیادہ محبوب ہیں اس بات سے کہ میری نماز میں نقص واقع ہو۔ ①

جہنم کا نقشہ میرے سامنے ہو جاتا ہے

یہ چیز حقیقت ہے سلف واقعتاً بغیر خیالات کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ ہر اس شخص کے لیے ممکن ہے جو اللہ کی معرفت کو کما حقہ پہچانتا ہے اور نماز انتہائی خشوع خضوع سے ادا کرتا ہے۔ اسی لیے حماد بن سلمہ کہتے ہیں:

«مَا قُمْتُ إِلَى صَلَاةٍ إِلَّا مُثِّلَتْ لِيْ جَهَنَّمُ».

"جب بھی میں کسی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میرے سامنے کر دیا جاتا ہے۔" ②

میرے پیارے بھائیو! آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کی نماز کے بارے میں جو ڈر رہا ہو کہ کہیں اس کو جہنم میں نہ پھینک دیا جائے؟ جی ہاں یہی وہ نماز ہے جو اللہ

---

① الزهد للإمام أحمد (٣٢١)

② تذكرة الحفاظ (١/ ٢١٩) وشذرات الذهب (١/ ٢٦٣)

کے ڈر سے پڑھی جا رہی ہے اور پڑھنے والا رب کے ڈر کے ساتھ ساتھ امید واثق بھی باندھے ہوئے ہے کہ اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ دنیا کو الوداع کہنے والے کی نماز ہے جو آخرت کی خاطر اپنی دنیا کو بیچ رہا ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بیٹے کو نصیحت

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹے کو نصیحت تھی کہ اے بیٹا ہر نماز الوداعی سمجھ کر پڑھنا اور نماز پڑھتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا کہ تجھے دوبارہ نماز کا موقع نہ مل سکے گا۔ اے میرے بیٹے خوب ذہن نشین کر لے کہ مومن دو بھلائیوں کے درمیان ہوتا ہے اور دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ ایک بھلائی جو اس نے آگے بھیج دی اور دوسری جس کو اس نے مؤخر کر دیا۔ ①

اگر ہم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کے بارے میں اس منہج پر چلنا شروع کر دے اور اس کی حقیقت کو سمجھ لے تو پھر نماز ایسے ادا کرے جیسے کہ مطلوب و مقصود ہے۔

یامن له تعنوا لوجوه و تخشع
و لامره كل الخلائق تخضع
أعنو إليك بجبهة لم أحنها
إلا لوجهك ساجداً تضرعُ ②

”اے وہ ذات جس کے لیے چہرے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ اور جس کے حکم کے لیے ساری مخلوق تابع دار ہے۔ میں اپنی جبین نیاز تیرے ہی لیے جھکاتا ہوں سجدہ کرتے ہوئے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ۔“

---

① صفة الصفوة (١/ ٤٩٦)

② ديوان يوسف القرضاوی (ص ٣٢)

ابوبکر مزنی کی وصیت

امام ابوبکر المزنی روح نماز کی قدر و منزلت پر درس دیتے ہوئے وصیت فرماتے ہیں: جب آپ ارادہ کریں کہ آپ کی نماز آپ کو نفع دے تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہہ اس کے بعد میں کوئی اور نماز نہ پڑھ سکوں گا۔①

اگر ہم سب اس انداز میں نماز کی ادائیگی شروع کر دیں تو ہمارے احوال بدل جائیں اور معاملات درست ہو جائیں اور ہماری نمازیں بالکل صحیح ہو جائیں چنانچہ صحیح معنوں میں نماز کی ادائیگی انسان کو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق دلاتی ہے اور یہی وہ پہلی چیز ہے جس کے بارے میں قبر میں سوال ہوگا۔

اس قدر غم جیسے کوئی مرنے لگا ہے

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر آپ منصور بن معتمر کو دیکھ لیں کہ وہ نماز کیسے پڑھتے ہیں تو آپ سمجھیں کہ یہ ابھی مر جائیں گے۔②

اور یہ صورتحال تب پیدا ہوتی ہے جب نماز کو حقیقتاً نماز سمجھ کر پڑھا جائے جو کہ ایک ملاقات ہے راز و نیاز ہے بندے اور رب کے مابین اور جس کی ہر نماز خشوع وخضوع والی ہو جائے اس کے کیا ہی کہنے ہیں۔

تم تو شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«مَا دُمْتَ فِي الصَّلَاةِ فَأَنْتَ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ وَمَنْ يَقْرَعْ بَابَ الْمَلِكِ يُفْتَحْ لَهُ». ③

---

① جامع العلوم والحكم (٤٦٦)
② صفة الصفوة (٣/ ١١٤)
③ صفة الصفوة (١/ ٤١٥)

”جب تک آپ نماز کی حالت میں ہیں آپ شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں اور جو شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔“

جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے حکم بجا لاتا ہے اور منہیات سے گریزاں ہوتا ہے تو اللہ احکم الحاکمین بہت شاندار قدر دان ہے۔ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

وہ ہمیشہ نماز کی جگہ تلاش کرتے

شبرمہ فرماتے ہیں: ہم نے کرز الحارثی کے ساتھ سفر کیا جب ہم کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو وہ مناسب جگہ کی تلاش شروع کر دیتے اور پھر جب کوئی جگہ مناسب نظر آتی تو وہاں نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ دوبارہ سفر شروع ہو جاتا۔①

اس لیے کہ ان کا دل اطاعت الٰہی سے سرشار تھا وہ ہر گھڑی کو غنیمت سمجھتے اور اس میں آخرت کی سرمایہ کاری کر لیتے تھے۔ آپ کا سارا وقت عبادات الٰہی میں گزرتا۔ کیا انسان کی عمر میں لھو ولعب کے لیے وقت ہے؟ جبکہ زندگی گنے چنے دن اور چند سانسوں پے کھڑی ہے۔

اغتنم ركعتين زلفى إلى الله
إذا كنت فارغا مستريحاً
و إذا همت بالنطق بالباطل
فاجعل سكانة تسبيحاً
فاغتنام السكوت افضل من خوض
و إن كنت بالكلام فصيحاً

① صفة الصفوة (٣/ ١٢٠)

''اللہ کے تقرب کے لیے دو رکعتیں غنیمت جانیے۔ جب آپ فارغ اور آرام کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور جب آپ ناحق بات کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ تو اس ناشائستہ کلام کی جگہ تسبیح و تقدیس کا التزام کیجئے۔ سکون کو غنیمت سمجھنا باتوں میں مشغول ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔ اگرچہ فصیح و بلیغ ادیب ہی کیوں نہ ہوں۔''

گنے چنے دنوں اور محدود لمحات کا صحیح استعمال کرتے ہوئے سلف نے اللہ کی ابدی نعمتوں کے حصول کے لیے خوب سرمایہ کاری کی ان کی ساری کی ساری زندگی تقویٰ، للّٰہیت، خشیت الٰہی اور خوف خدا میں گزر گئی۔

میں اپنے سامنے جنت دیکھتا ہوں

عامر بن عبداللہ سے پوچھا گیا کیا آپ کا نفس نماز میں کسی اور چیز کی طرف خیال نہیں کرتا؟ فرمایا جی ہاں نماز میں میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے سلام تک یا تو جنت کا سوچتا ہوں یا جہنم کا۔①

ہم غور کیوں نہیں کرتے؟

آج ہم اپنے بارے میں سوچیں کہ ہم نمازوں میں کیا سوچتے ہیں؟ ہماری نمازوں میں افکار و خیالات پورے جوبن کے ساتھ آتے ہیں۔ بسا اوقات یہ خیالات پوری نماز میں جاری رہتے ہیں گویا کہ نماز خیالات و وساوس کے کھلا چھوڑنے کے لیے ایک گزرگاہ ہے۔ نماز میں خرید و فروخت کے خیالات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور نفع و نقصان کے خیالات ہر نماز میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ بعض احباب کا تو یہ حال ہے کہ سفر بھی کر لیتے ہیں واپسی بھی ہو جاتی ہے اور نماز کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔

① الإحیاء (۱/ ۲۰۲)

اور یہی حاضری اگر کسی بڑے افسر کے سامنے ہو تو پھر ایسے لوگوں کا انہماک قابل بیان ہوتا ہے۔ بالکل خاموشی ان پر چھائی ہوتی ہے اور ہمہ تن گوش ہو کر درپیش مسئلہ کی طرف توجہ ہو رہی ہوتی ہے۔ افسر کی کوئی بات چھوٹنے نہیں پاتی ہر بات پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ رہی نماز تو اس کو کوئی صحیح انداز میں ادا نہیں کر پا رہا جو کہ پورے خشوع و خضوع سے پڑھنے والا ہو الا ماشاء اللہ انتہائی قلیل لوگ ہیں جو نماز کو صحیح پڑھتے ہیں۔

جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا

اے میرے بھائی! جو بندہ صبح و شام صرف اللہ کے احکامات بجا لانے کی فکر میں رہتا ہے اللہ جل شانہ اس کی ہر چیز کا ذمہ اٹھا لیتے ہیں اور اس کے دل سے دنیا کی محبت نکال کر اپنی محبت ڈال دیتے ہیں اور اس کی زبان کو اپنے ذکر سے تر بتر رکھتے ہیں اور اس کے اعضاء کو اپنی اطاعت کی توفیق بخشتے ہیں۔ اور اگر اس حال میں صبح و شام گزارے کہ دنیا کے غموں میں سرگرداں ہو تو اللہ جل شانہ اس کے غموں کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کے نفس کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس کے نفس کو دنیا کی محبت میں مشغول کر کے اپنی محبت نکال دیتے ہیں اور اس کی زبان کو اپنے ذکر سے ہٹا کر غیروں کی مدح سرائی پہ لگا دیتے ہیں اور اس کے اعضاء سے اطاعت کی توفیق سلب کر کے لوگوں کی اطاعت میں لگا دیتے ہیں اور وہ وحشیوں کی طرح غیروں کی خدمت میں لگ جاتا ہے۔①

جہنم کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے

ابو عبدالرحمٰن الایدی کہتے ہیں میں نے سعید بن عبدالعزیز سے دریافت کیا کہ

① الفوائد (۱/ ۱۱۰)

یہ کیسا رونا ہے جو ہر نماز میں آپ کو آن لیتا ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟ میں نے جواباً کہا شاید کہ اللہ جل شانہ مجھے اس کے ذریعے سے کوئی نفع اخروی عطا فرما دیں۔ انھوں نے جواب مرحمت فرمایا میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں جہنم کا نقشہ میرے سامنے کر دیا جاتا ہے۔①

وہ لکڑی کی طرح سیدھے کھڑے رہتے

عاصم بن ابی النجور جب نماز پڑھتے تو بالکل پرسکون کھڑے ہوتے گویا کہ لکڑی کھڑی ہو۔ اور جمعہ والے دن جمعہ سے عصر تک مسجد میں ہی قیام فرماتے۔ اور ہمیشہ بہترین نماز پڑھنے والے عابد تھے۔ بسا اوقات کسی ضرورت کے تحت کہیں جاتے اور راستے میں مسجد دیکھ لیتے تو کہتے ہم اکتا گئے ہیں ہماری ضرورتیں ہی پوری نہیں ہوتیں اور مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے۔

نروح و نغدو لحاجاتنا
و حاجة من عاش لا تنقضی
تموت مع المرء حاجاته
و تبقی له حاجة ما بقی

"ہم صبح و شام اپنی حاجات کو پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ حالانکہ زندہ آدمی کی حاجات کبھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ آدمی کے مرنے کے ساتھ ہی اس کی حاجات کا خاتمہ ہوگا۔ اور حاجتیں اس وقت تک باقی رہیں گی جب تک آدمی کی جان میں جان ہے۔"

آدمی تادم زیست دنیا اور سامان دنیا کے پیچھے ہانپتے کتے کی طرح لگا رہتا ہے اور موت کے بعد اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ مگر جو اس نے زندگی میں نیک اعمال

① السیر (٥/ ٢٥٩)

اور صدقات جاریہ کیے ہوتے ہیں اس کے سامنے خوبصورت شکل بن کر آ جاتے ہیں۔

میں نے ام المومنین کو روتے دیکھا

قاسم بن محمد کہتے ہیں ایک دن میں صبح سویرے گھر سے نکلا اور میری عادت تھی جب صبح نکلتا تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنے کی غرض سے سب سے پہلے جاتا ایک دن معمول کے مطابق ان کی طرف گیا اور وہ چاشت کی نماز ادا فرما رہی تھیں اور تلاوت کر رہی تھیں:

﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾[الطور : ۲۷]

''اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے اور ہمیں دردناک عذاب سے بچا لیا ہے۔''

رو رہی ہیں دعا کر رہی ہیں اور بار بار اس کو دہرا رہی ہیں میں کھڑا ہو گیا اکتا گیا اور وہ اپنی اسی حالت پر ہیں جب میں نے دیکھا کہ یہ تو چپ کرنے کا نام نہیں لے رہیں تو میں بازار چل دیا سوچا کہ ضرورت پوری کر کے پھر واپس آؤں گا چنانچہ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا جب واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی آیت وہی تکرار اور وہی رونا ابھی تک جاری ہے۔①

یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے بارے میں رب کا قرآن کہتا ہے:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾.

''اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔''

اور حالت زار دیکھئے کیسے گڑگڑا کے دعا فرما رہی ہیں۔

---

① الاحیاء (٤/ ٤٣٦)

نماز اشراق ایک سنت نبوی ﷺ

اشراق کی نماز سے اکثر لوگ غافل ہو چکے ہیں بہت تھوڑے لوگ اس کا اہتمام کرتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی جیسا کہ حدیث میں ہے۔ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ ۳ چیزوں کا اہتمام کرو (۱) مہینے میں تین روزے رکھنا۔ (۲) اور اشراق کی دو رکعتیں پڑھنا۔ (۳) یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ کر سوؤں۔ ①

آج کل ہماری حالت یہ ہے کہ جو لوگ فجر کی نماز پڑھتے ہیں وہ بھی تھوڑا بہت ذکر کرتے ہیں اور چل دیتے ہیں اور پھر فجر سے ظہر تک کا طویل وقت جو کہ قیمتی وقت ہے اللہ کی یاد سے غفلت میں گزرتا ہے۔

نماز سے پیار اور اس کی طرف جلدی آنا اور اس کو احسن انداز سے ادا کرنا بایں طور کہ ظاہری آداب کو بھی بجالانا اور باطنی طور پر بھی خشوع وخضوع کا پورا ہونا یہ اللہ سے محبت کی علامت اور اس سے ملاقات کے شوق کی نشانی ہے۔ اس کے برعکس نماز سے اعراض کرنا سستی کا مظاہرہ اور مؤذن کی اللہ اکبر کی صدا سن کر بھی اپنے کام میں مگن رہنا یا نماز میں چاق و چوبند ہو کر نہ کھڑے ہونا یا پھر مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ بغیر کسی شرعی عذر کے دوسری جماعت کروا لینا یہ اس بات کی نشانی ہے کہ دل اللہ کی محبت سے خالی ہے اور ان چیزوں کا بھی مشتاق نہیں جو اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ البتہ سلف کی نماز اور ان کا خشوع کیسا تھا آئیے تاریخ کے اوراق کھنگالتے ہیں۔

دیوار گرنے کا بھی پتہ نہ چلا

یہ میمون بن حیان ہیں کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار کو کبھی نماز میں ادھر

① البخاری، التهجد (١١٧٨)، مسلم (٧٣١)

ادھر التفات کرتے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ مسجد کا ایک کونہ گر گیا بازار والے گھبرا گئے لیکن مسلم اپنی نماز میں جاری وساری رہے ذرہ بھی التفات نہیں فرمایا۔①

میں اپنے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں

جب خلف بن ایوب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ کو مکھیاں نماز میں تنگ نہیں کرتیں کبھی آپ کو حرکت کرتے نہیں دیکھا گیا؟ فرمایا میں نے اپنے جسم کو ایسی چیز کا عادی ہی نہیں بنایا کہ وہ میری نماز میں خلل انداز ہو سکے۔ پوچھا گیا اس پر آپ کیسے صبر کرتے ہیں؟ فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ فاسق فاجر لوگ بادشاہوں کے کوڑے کھا کر بھی صبر کرتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے کہ فلاں تو بڑا صابر ہے تو وہ فخر کرتا ہے۔ اور کیا میں بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کرنا شروع کر دوں؟②

قابل رشک خشوع

ابن زبیر رحمہ اللہ «إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُوْدٌ مِنَ الْخُشُوْعِ» جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ لکڑی کھڑی کی ہوئی ہے۔

جناب ابو حنیفہ رحمہ اللہ کثرت سے نماز پڑھنے کی وجہ سے کیل کے نام سے پکارے جاتے تھے۔③

سجدوں سے مصلے بوسیدہ کر دیے

سلف صالحین کی نماز پر ہمیشگی اور کثرت سے نوافل پڑھنے کی ترجمانی کرتے ہوئے عبیداللہ بن سلیمان کے پوتے ابوعبداللہ الوزیر کہتے ہیں ہمارے دادا محترم نے

---

① الزھد للامام احمد (۳۵۹) ② الاحیاء (۱/ ۱۷۹)

③ السیر (٦/ ٤٠٠)

دو مصلے پرانے کر دیے اور اب تیسرا شروع کر دیا ہے اور اس کو بھی دونوں گھٹنوں کی جگہ سے اور پیشانی و ہاتھوں کی جگہ سے کثرت نماز کی وجہ سے بوسیدہ کر دیا ہے اور روزانہ ایک کُرّ (عراقی پیمانہ) صدقہ کرتے تھے جب مہنگائی بڑھ گئی تو دو کُرّ صدقہ کرنا شروع کر دیا۔ ان کو کوئی بھی مشغولیت کی چیز نماز میں خلل واقع نہ کرتی تھی۔ اور اللہ کی ملاقات میں ان کے مابین اور جل شانہ کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل نہ ہوتی تھی ان کی تمام تر توجہات کا مرکز رب العالمین کی نماز اور خشوع و خضوع ہوا کرتا تھا۔

کیا اللہ کے سامنے کھڑا ہو کر کسی اور کی سنوں؟

ابو عبداللہ النباجی رحمہ اللہ نے ایک دن اہل طرسوس کو نماز پڑھائی اسی دوران خطرے کا الارم بجا دیا گیا انھوں نے نماز میں کچھ بھی تخفیف نہ فرمائی۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے تم جاسوس ہو پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواباً کہا خطرے کا الارم بج گیا اور آپ نے نماز میں تخفیف جو نہ کی اس وجہ سے۔ فرمایا میرے تو حاشیہ خیال میں بھی نہیں کہ آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے کان میں کوئی ایسی آواز پڑھ جائے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ کر رہی ہو۔①

نیکیوں میں مسابقہ کرو

سلف کی مزید ترجمانی کرتے ہوئے علامہ ابن رجب رحمہ اللہ اپنی کتاب لطائف المعارف میں یوں لکھتے ہیں جب قوم نے یہ آیت سنی ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ ''نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاو۔'' اور پھر آیت

﴿سَابِقُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ

① صفة الصفوة (٤/ ٢٧٩)

وَالْاَرْضِ﴾. [الحدید: ۲۱]

''اور اپنے رب کی مغفرت اور جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی جتنی ہے کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ۔''

سلف نے اس کا مفہوم یہ سمجھا کہ ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ دوسرے سے یہ اعزاز حاصل کرنے میں سبقت لے جائے۔ اور اس عظیم المرتبت انعام کی خاطر سرتوڑ کوشش کرے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب کوئی ایک شخص عمل شروع کرتا اور سمجھتا کہ وہ کام سے عاجز آ رہا ہے تو اس کو ڈر لاحق ہو جاتا کہ اس کا مدمقابل کہیں اس سے آگے نہ نکل جائے اور اس کو کہیں ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ الغرض ان حضرات کا مقابلہ آخرت کے درجات کی بلندی کے حصول کے لیے ہوا کرتا تھا۔ پھر ان کے بعد ایسی قومیں آئیں جنھوں نے معاملات کو الٹ کر رکھ دیا چنانچہ ان قوموں کا مقابلہ ذلیل وحقیر دنیا کے حصول اور زمینیں بانٹنے کے لیے ہونے لگا۔

وہ مال نہیں چاہیے جو نماز ضائع کر دے

یہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں ایک دفعہ ایک باغ میں نماز پڑھتے ہیں اور اس میں ایک درخت ہوتا ہے۔ پرندہ درخت سے اڑتا ہے اور باغ سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کے لیے اِدھر اُدھر اڑتا ہے ان کو یہ منظر بڑا دلکش لگتا ہے کچھ لمحہ دیکھتے ہیں پھر دانست سے باہر ہو جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ اس واقعہ کا تذکرہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہیں کہ مجھے اس فتنے نے آن لیا پھر کہا:

«یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ صَدَقَةٌ فَضَعْهُ حَیْثُ شِئْتَ».

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ باغ صدقہ کرتا ہوں جہاں آپ کی

مرضی ہو خرچ کیجئے۔①

مجھے ایسا باغ نہیں چاہیے

ایک آدمی نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اور اس کے باغ میں کھجوروں کے درخت اپنے پھلوں سے لدے پھندے تھے۔ اس کو یہ منظر بہت بھلا محسوس ہوا وہ یہ بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ اس نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا اور ساتھ ہی کہا:

«هُوَ صَدَقَةٌ فَاجْعَلْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَاعَهُ عُثْمَانُ بِخَمْسِيْنَ أَلْفًا».

''میں نے اللہ کے راستے میں اس باغ کو وقف کر دیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) میں بیچ دیا۔②

ان دونوں حضرات نے اپنے اپنے باغ کو کیوں وقف کیا؟ صرف نماز کی اہمیت کی وجہ سے ان کے ہاں نماز کی اہمیت اتنی تھی کہ اگر مال و دولت بھی حائل ہو جاتے تو یہ ان کو بھی وقف کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ اور ہم تو عنقریب اس دنیا کو چھوڑنے والے ہیں۔ ہماری مثال تو ایسے ہے جیسے ایک شخص نے نماز ادا کی ہے اور دوسری نماز کے انتظار میں ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہر نماز الوداعی نماز سمجھ کر پڑھیں۔ بالکل ممکن ہے اللہ جل شانہ ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے اور ہماری حسنات قبول فرمائے اور اپنے خاص احسان سے ہماری برائیوں سے درگزر فرمائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا خشوع

ایک رات امام بخاری رحمہ اللہ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ کو بھڑ نے سترہ

① الاحیاء (۱/ ۱۹٤)

② الاحیاء (۱/ ۱۹٤)

(۱۷) مرتبہ کاٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

«انْظُرُوا أَيْشَ آذَانِي».

''دیکھو تو سہی مجھے کس چیز نے تکلیف دی ہے؟'' ①

یہ فقید المثال صبر اسلاف کے شاندار خشوع وخضوع اور رب سے مناجات و سرگوشی کے وقت حضور قلبی کا نتیجہ تھا جیسا کہ ابو النصر الفرداس سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں «كُنْتُ أَسْمَعُ وَقْعَ دُمُوعِهِ عَلَى الْحَصِيْرِ فِي الصَّلَاةِ» حضرت کے چٹائی پر نماز میں گرنے والے آنسوؤں کی آواز سنا کرتا تھا۔ ②

اور ہم اپنے دلوں کی سختی کی وجہ سے یہ آنسوؤں کا گرنا صرف رمضان میں ہی دیکھ پاتے ہیں۔ اور وہ بھی تھوڑے بہت اشخاص سے اس کا مشاہدہ ہوتا ہے جن کے دل نرم و گداز ہیں اور وہ رب کے لیے خشوع وخضوع اور عاجزی کرنے والے اور اپنی جبین نیاز کو اس کے سامنے جھکانے والے ہیں۔ اسلاف کو تو بڑھاپا اور کمزوری بھی ان کے عزائم سے نہ روک سکتی تھی اور وہ رب کے سامنے لمبا قیام اس وقت بھی نہ چھوڑتے تھے جب پیرانہ سالی نے ان کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہوتا تھا۔

میں آج بھی سورۃ بقرہ...... قیام میں پڑھتا ہوں

یہ ابو اسحاق السبعی رحمہ اللہ ہیں فرماتے ہیں: اب تو نماز کا مزہ ہی جاتا رہا بوڑھا ہو گیا ہوں ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور آج جب میں قیام کرتا ہوں تو سورۃ بقرۃ اور آل عمران کے سوا کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ ③

---

① السير (١٢/ ٤٤١)

② تذكرة الحفاظ (١/ ٢١٩)

③ صفة الصفوة (٣/ ١٠٤)

اور جب خود سے کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے تو کیا حالات تھے ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ ابوالعلاء العبدی فرماتے ہیں کہ جب ابواسحٰق بوڑھے ہوگئے اور خود کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو جب ان کو کھڑا کیا جاتا تو کھڑے ہو کر نماز میں ہزار آیات کی تلاوت مکمل کر لیا کرتے تھے۔①

دوسو آیات بڑھاپے میں بھی پڑھ لیتے تھے

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ابن جریج کہتے ہیں کہ میں ۱۸ سال حضرت کی خدمت میں رہا جب آپ بوڑھے ہو گئے تو پھر بھی کھڑے ہو کر نماز میں سورۃ بقرۃ کی دوسو آیات پڑھ لیتے تھے۔ اور خشوع خضوع کا عالم یہ تھا کہ کوئی چیز بھی حرکت نہ کرتی تھی۔②

ان کا تو ابھی سجدہ پورا نہ ہوا تھا

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی لمبی تہجد پڑھنے میں مشہور تھے۔ ان کے بارے میں مسلم بن بناق اعلیٰ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت نے نماز شروع کی پہلی رکعت کے سجدے میں گئے میں اس وقت تلاوت کر رہا تھا میں نے سورۃ البقرۃ پڑھی پھر آل عمران پھر سورۃ النساء سورۃ المائدہ اور ان کا ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا تھا۔③

اسلاف کی پیرانہ سالی میں بھی ہشاش بشاش عبادات ہمارے سوئے جذبات کو نوا بخشنے اور مہمیز لگانے کے لیے کافی وافی ہیں۔

۱۲۰ سال کی عمر میں بھی امام مسجد

ولید بن علی کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ ہمیں رمضان میں قیام اللیل کی جماعت

---

① صفة الصفوة (۳/ ۱۰۵)

② السیر (۸۵) صفة الصفوة (۲/ ۲۱۳)

③ البدایه والنهایه (۸/ ۳۵۹) صفة الصفوة (۱/ ۷۶۷)

کروایا کرتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

انھوں نے ۶۰ سال امامت کروائی

اسی طرح جناب معروف رحمہ اللہ بنو سعد و بنو عم مسجد کے امام تھے ہر تیسرے دن قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ سفر میں ہوتے یا حضر میں ۶۰ سال تک مسجد میں امامت کروائی کبھی کسی نماز میں نہ بھولے کیونکہ نماز کی اہمیت سمجھتے ہوئے نماز پڑھاتے تھے۔

وہ کھڑے ہوتے جیسے لکڑی ہو

ثابت بنانی رحمہ اللہ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے گویا گاڑھی ہوئی لکڑی ہو خشوع و خضوع اس قدر کہ کوئی حرکت ہی نہیں کرتے تھے۔①

انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جس چیز کو انتہائی بے رغبتی سے ادا کیا جا رہا ہے وہ نماز ہے۔ بعض کوے کی طرح ٹھونگے لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں بعض کی نماز میں خشوع نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی اور اکثریت ایسے نمازیوں کی ہے جو بغیر کسی اہتمام و التزام کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے اگر ہم دنیاوی معاملات دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑے سے دنیاوی لالچ کی وجہ سے کام میں انتہائی باریکی اہتمام اور نفاست پائی جاتی ہے۔ لیکن نماز بالکل بے اہتمام' بے ڈھنگ طریقے سے پڑھتے ہیں۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم نمازوں کو نمازیں سمجھ کر نہیں پڑھتے اور نہ ہی اپنی ذم داریوں سے بطریق احسن سبکدوش ہوتے ہیں۔

ان کا خشوع بے مثال

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ «إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ ثَوْبٌ مُلْقَى»

① البداية والنهاية (۸/ ۳۵۸)

جب نماز پڑھتے تو ایسے کھڑے ہوتے گویا کہ کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے۔①

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ «إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ وَتَدٌ» جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا جیسے کیل گاڑ دیا گیا ہے۔②

پیارے بھائی ہم ان کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جب رکوع کرتے ہیں تو بالکل دیر تک حرکت نہ کرنے کی وجہ سے قریب ہوتا کہ ان کی کمر پر کوئی گِدھ آ کر بیٹھ جائے گی۔ اور سجدہ اس انداز سے کرتے جیسے کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہو۔③

آج ہم اس خشوع اور اطمینان کی کیفیات کو سن کر حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہماری اپنی زندگیوں سے یہ چیز نکل چکی ہے۔

چڑیاں آ کر کمر پر بیٹھ جاتیں

عنبس بن عقبہ جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آپ کی پیٹھ پر بیٹھنا شروع ہو جاتیں گویا کہ وہ باغ کی ایک لکڑی ہیں۔④

گویا وہ فوت ہو چکے ہیں

ہم صالحین کرام کے واقعات کا سلسلہ مزید آگے بڑھاتے ہیں۔ یہ ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ ہیں فرماتے ہیں: اگر آپ حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ کو دیکھ لیں تو یوں سمجھیں کہ یہ فوت ہو چکے ہیں۔ یعنی لمبا سجدہ کرنے کی وجہ سے۔⑤

① الزهد للامام احمد (۲۳۱)

② صفة الصفوة (۳/ ۷۷)

③ البدايه والنهايه (۸/ ۳۵۹)

④ الزهد (٤٩٦)

⑤ السير (۵/ ۲۹۱)

پرندے آکر اوپر بیٹھ جاتے

ابراہیم تیمی رحمہ اللہ جب سجدہ کرتے تو ایسے لگتا جیسے باغ کی لکڑی ہو۔ اور آپ کے لمبے سجدے کی وجہ سے پرندے آپ کی پیٹھ پر بیٹھنا شروع ہو جاتے۔①

انھوں نے نماز مغرب سے عشاء تک سجدہ کیا

ابن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام ثوری رحمہ اللہ کو مغرب کے بعد حرم میں دیکھا آپ نے نماز پڑھی پھر ایک سجدہ کیا آپ کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے عشاء کی اذان ہوگئی۔②

یہ جنت کے متلاشی تھے

سلف کی تو یہ حالت ہے کہ جنت کے راستے ان پر عیاں ہو گئے تو انھوں نے جنت کے حصول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور جب صراط مستقیم ان پر بالکل واضح ہوگیا تو انھوں نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اور اسلاف پر یہ حقیقت بالکل آشکار ہوگئی کہ سب سے محفوظ اور پائیدار بیع ہے تو وہ اس جنت کی ہے جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں اور کسی قلب بشر پر اس کا کھٹکا تک نہیں ہوا۔ وہ ہمیشگی کا گھر ہے جس کو کوئی زوال نہیں ہے۔ رہا دنیا کی زندگی سے دل لگاؤ تو یہ تو پراگندہ و منتشر خیالات کی طرح ہے جس کی تعبیر ہی نہیں ہے اور نہ حقیقت سے کوئی واسطہ یا اس مدہم سے خیال کی مانند ہے جو خواب میں آتا ہے۔ خیال ہوش وحواس میں ہو تو تکمیل کا محتاج ہوتا ہے اور جھٹکا بھی جا سکتا ہے۔ اپنے وجود میں کچھ طاقت نہیں رکھتا خواب کا خیال کچے دھاگے کی مانند ہے جس کی ناپائیداری میں کچھ

---

① السیر (٥/ ٦١)

② السیر (٧/ ٢٦٦)

شک وتردد نہیں۔ اور دنیا کی زندگی تو ادھورے اور ناقص دھاگوں کے ساتھ مربوط ہے۔ اور غم والم سے بھرپور ہے۔ جس کے غم والم کا یہ عالم ہے کہ انسان اگر تھوڑا سا ہنس لیتا ہے تو دکھ اس کو اس سے دوگنا رلاتے ہیں۔ ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینوں غمگین رہنا پڑتا ہے اس کے دکھ اس کی خوشیوں پر غالب ہیں اور اس کی پریشانیاں اس کی مسرتوں سے دوگنی چوگنی ہیں۔ اس کی ابتداء خوفناکیوں سے ہے اور انتہاء بڑی دکھی ہے۔

لگتا تھا جیسے وہ بھول گئے

ابوقطن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی شعبہ بن حجاج کو دیکھا کہ وہ رکوع کر رہے ہیں تو میں نے سمجھا کہ بھول گئے ہیں جب سجدہ کرتے تو اتنا لمبا کہ میں سمجھتا کہ بس بھول گئے ہیں۔ ①

حضرت کا ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا

علی بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام ثوری رحمہ اللہ کو دیکھا کہ سجدے میں ہیں میں نے سات طواف کر لیے اور حضرت کا ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا تھا۔ ②

میرے بھائی ہم ان کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں؟

موت التقی حیاۃ لا انقطاع لھا
قدمات قوم وھم فی الناس أحیاء

”متقی کی موت درحقیقت زندگی ہے جس کو کوئی زوال نہیں۔ قوم تو مر جاتی ہے لیکن متقی مر کر بھی اپنا تذکرہ زندہ جاوید چھوڑ جاتے ہیں۔“ ③

① تذکرۃ الحفاظ (١/ ١٩٣) ② السیر (٧/ ٢٧٧)
③ تاریخ بغداد (١٣/ ٢٠٧)

بے انتہاء خشوع وخضوع اور اہتمام کے باوجود بھی عثمان بن دہرش فرماتے ہیں: کہ میں نے جب بھی نماز پڑھی تو اللہ سے اپنی کمی کوتاہی سرزد ہونے کی اللہ سے معافی ضرور مانگی ہے۔ البتہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ سلف بہترین نمازیں پڑھ کر بھی اپنی تقصیرو کوتاہی کا اعتراف کر رہے ہیں۔

آج اذان کے سوا سب بے معنی لگتا ہے

معاویہ بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ستر (۷۰) اصحاب محمد ﷺ کی زیارت کی ہے اور ان کا زمانہ حیات پایا ہے آج اگر وہ تمہارے ان حالات پر جن پر تم ہو یعنی جس منہج پر زندگی گزار رہے ہو واقفیت پا لیں تو ان کو اذان کے سوا باقی سارا کچھ بے معنی نظر آئے۔①

میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر سلف و صالحین میں سے کوئی بزرگ تمہارے اندر تشریف لائے تو اسے تمہارے قبلے کے علاوہ باقی سب اشیاء بے معنی نظر آئیں گی۔ یہ تو احوال کا تغیر تھا جو پہلی صدی میں ہی آ چکا تھا، ہمیں دیکھ کر اصحاب پیغمبر ﷺ تو شاید ویسے ہی ناراض ہو جائیں اور رونا شروع کر دیں۔ اور خطرہ ہے کہ کہیں یہ صدا بلند نہ کر دیں کہ تم تو دین سے بہت دور نکل گئے ہو بلکہ پورے وثوق اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ وہ یہ بات ضرور کہیں گے۔

وضع میں ہو تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

آج ہمارے سماج کے حالات کا تغیر کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا تھن وافر دودھ پینے کے بعد خشک ہو چکا ہے اس کی تروتازہ ٹہنیاں خشک ہو چکی ہیں۔ اور اس کی سرسبز وشاداب شاخیں خشکی کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ اور اس کا ذائقہ کڑوا ہو چکا ہے۔ ہم جب مزید سلف صالحین کی اداء الصلوٰۃ کی صورتوں کا مشاہدہ

① حلیة الاولیاء (۲/ ۲۹۹)

کرتے ہیں تو ہمیں حاتم الاصم انتہائی شاندار اہتمام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں: جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں پورے طریقے سے وضوء کرتا ہوں پھر اس جگہ پہنچتا ہوں جہاں نماز ادا کرنی ہوتی ہے چند ثانیے بیٹھتا ہوں یہاں تک کہ میرے اعضاء اپنی اپنی جگہ پر آ جاتے ہیں میں پرسکون ہو جاتا ہوں۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جنت کو اپنی دائیں طرف تصور میں لاتا ہوں جہنم کو بائیں طرف تصور میں کر کے سمجھتا ہوں کہ ملک الموت میرے پیچھے ہے اور پھر اس کو اپنی آخری نماز سمجھتا ہوں۔ پھر میری کیفیت یوں ہو جاتی ہے کہ میں خوف اور امید کے درمیان کشمکش میں ہوتا ہوں۔ پھر اللہ اکبر حاضر دماغی سے کہہ کر نماز کے حرم میں داخل ہو جاتا ہوں۔ اور قرآن ترتیل سے پڑھتا ہوں اور رکوع کو نہایت اطمینان سے ادا کرتا ہوں پھر سجدہ کو بھی خشوع خضوع سے پورا کرتا ہوں پھر بائیں سرین پر بیٹھ جاتا ہوں اور دائیں پاؤں کو انگوٹھے کے بل پر کھڑا کرتا ہوں اور پورے اخلاص سے یہ کام سرانجام دے کر پھر مجھے نہیں معلوم کہ میری یہ نماز قبول ہو گی یا کہ نہیں؟①

پانچ قسم کے نمازی

لوگ نماز کی ادائیگی کے حوالے سے پانچ حصوں میں تقسیم ہیں۔

۱۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا تفریط کا شکار جو وضوء میں بھی کمی کرتا ہے اور ٹائمنگ کا بھی خیال نہیں رکھتا اور نماز کے ارکان وحدود کی پاسداری بھی نہیں کرتا۔

۲۔ جو شخص نمازوں کے اوقات کی حفاظت تو کرتا ہے اس کے ارکان اور ظاہری آداب کا خیال رکھتا ہے وضوء بھی ٹھیک کرتا ہے لیکن وساوس سے بچنے کے لیے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا۔ اور وساوس وافکار کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

① الإحياء (۱/ ۱۷۹)

۳۔ جو شخص اداب و ارکان کا خیال رکھتا ہے اور وساوس کو روکنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ یہ شخص دشمن سے بچنے کے لیے مجاہدہ بھی کرتا ہے تاکہ اس کی نماز میں سے کچھ چرا نہ لے اور نماز بھی پڑھ رہا ہے۔

۴۔ جو شخص ارکان واداب کو بجا لاتا ہے اور اس کی ادائیگی میں خوب کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ اپنے دل کو اس کی ادائیگی میں غرق کر دیتا ہے تاکہ نماز سے کچھ چھوٹ نہ جائے بلکہ اس کی تمام تر توجہات کا مرکز نماز کا اتمام واکمال ہے۔

۵۔ یہ وہ خوش نصیب ہے جو مذکور ہر خوبی کا اہتمام کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو رب کے سامنے بچھا دیتا ہے اور سخت نگرانی کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ محبت وعظمت کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے گویا کہ رب کو دیکھ رہا ہے اس کے تمام وسوسے بھی کمزور پڑ چکے ہیں، خطرات رفع ہو چکے ہیں اور اس کے اور رب کے مابین سارے پردے اٹھ چکے ہیں یہ باقی سب لوگوں سے اعلیٰ وافضل ہستی ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب سے بہتر یہی شخص ہے جو رب سے محو کلام ہو کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک بخش رہا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلی قسم سزاوار ہے یہ لوگ سزا کے مستحق ہیں۔ دوسری قسم کے لوگوں سے محاسبہ ہوگا۔ تیسری قسم کے لوگ معاف کر دیے جائیں گے۔ چوتھی قسم یہ ثواب کے مستحق لوگ ہیں۔ پانچویں قسم یہ مقربین انتہائی برگزیدہ لوگوں کی جماعت ہے کیونکہ ان کی نمازوں کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیا گیا ہے۔ جیسا کی حدیث میں نبی ﷺ کے بارے میں ہے۔

«حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَآءُ وَالطِّيبُ، وَ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ». ①

① أحمد (٣/ ١٢٨)، والحاكم (٢/ ١٦٠)

”نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہاری دنیا سے خوشبو اور عورت محبوب قرار دے دی گئی ہے، اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دی گئی ہے۔“

جس کی نماز اس کی زندگی میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دی گئی ہے تو آخرت میں بھی رب کے دیدار سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی کی جائیں گی۔ اور جس کی آنکھ رب کے دیدار سے ٹھنڈی کی گئی اس کو دیکھ کر ہر آنکھ ٹھنڈک اور سکون محسوس کرے گی۔ اور جس کو رب کا دیدار نصیب نہ ہو سکا تو اس کا نفس حسرت دنیا میں پارہ پارہ ہو جائے گا۔①

سلف فرماتے ہیں اے ابن آدم! تو دنیا کی نسبت آخرت کے نصیب کا زیادہ محتاج ہے۔ اگر تو حصول دنیا کے لیے کوشاں ہو گیا تو آخرت کے حصے کو گنوا بیٹھے گا اور جو کچھ دنیا سے حاصل کر بھی لے گا تو وہ بالکل غیر محفوظ ہے۔ اور اگر تو نے آخرت ہی کو اپنا مونس وغمگسار بنا لیا تو تیری دنیا بھی خود بخود بہترین ہو جائے گی۔②

دلوں کو آلودگی سے صاف کرو

آج ہمارے دل غفلت اور گناہوں کی بنا پر زنگ آلود ہو چکے ہیں اور ان کی پالش بھی دو طرح سے ممکن ہے۔ (۱) استغفار (۲) ذکر اللہ

جس کی غفلت جتنی پرانی ہو گی زنگ بھی اسی کے بقدر زیادہ ہو گا جب دل زنگ آلود ہو تو شعائر اسلام ایسے دل میں نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ وہ زنگ آلود دل باطل کو حق سمجھنا شروع ہو چکا ہے اور حق کو باطل۔ اگر زنگ سے دل بالکل سیاہ ہو چکا ہے تو پھر سارے تصورات ہی باطل ہو جاتے ہیں اور عقل نہ ہونے کے مترادف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں آدمی حق کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور باطل

---

① فضائل الذکر لابن جوزی رحمہ اللہ (ص ۲۷)

② فضائل الذکر لابن جوزی رحمہ اللہ (ص ۱۹)

کا انکار نہیں کر سکتا، یہ دل کی بہت بڑی پکڑ ہے اس کا سبب غفلت کا شکار رہنا اور خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں نور دل کو ختم کر کے آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں۔①

و کیف یلذ العیش من ھو عالم
بان له الخلق لابد سائله
فیأخذ من ظلمه لعباده
و یجزیه بالخیر الذی فاعله

''وہ شخص زندگی سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہے جس کو پتہ ہے کہ مخلوق کا معبود اسے ضرور پوچھے گا۔ اور اپنے بندوں سے ان کے ظلم کا محاسبہ کرے گا۔ اور نیکو کار کو اس کی نیکی کا بدلہ عطا کرے گا۔''②

نبی ﷺ کی آخری وصیت

طلق بن حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اے میرے بھائی! ہمارے نبی ﷺ اپنی جان کنی کے عالم میں ہمیں یہ وصیت فرما گئے کہ نماز کا خیال رکھنا نماز کا خیال رکھنا اسی طرح اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔③

① فضائل الذکر لابن جوزی رحمہ اللہ ص٤٦
② شرح الصدور/ ٢٩٥
③ ابن ماجه، الوصایا، (٢٦٩٧) و صححه البانی

بے نماز کا انجام

فرمان الٰہی

۱۔﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ .

”پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو چھوڑ دو ان کا راستہ۔“

[سورة التوبة: آيت نمبر:٥]

۲۔﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾

”پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور قائم کریں نماز اور ادا کریں زکوۃ تو وہ تمھارے بھائی ہیں دین میں۔“

[سورة التوبة: آيت نمبر:١١]

۳۔﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ .

”اور تم قائم کرو نماز اور نہ بنو مشرکین میں سے۔“

[سورة الروم: آيت نمبر:٣١]

فرمان نبوی ﷺ

۱۔«إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ» .

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ

(مؤمن) آدمی اور کفر وشرک کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔'' ①

۲۔«اَلْعَهْدُ الَّذِی بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ» .

''حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور ان (مشرکوں اور کافروں) کے درمیان عہد نماز کا ہے پس جس نے نماز کو چھوڑا تو تحقیق اس نے کفر کیا۔'' ②

۳۔«لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ» .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (فرق) بندائے (مومن) اور شرک کے درمیان مگر نماز کا چھوڑنا پس جب اس (بندے) نے نماز کو چھوڑا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔ ③

٤۔«سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِیَٔ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ ، قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ : لَا ، مَا صَلَّوْا» .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران ہوں گے تم پہچان لو گے اور انکار کرو گے سو جس نے پہچان

---

①[مسلم (٣٤، ٨٢)، أبوداود (٤٦٧٨)، الترمذی (٢٦١٨)، ابن ماجه (١٠٧٨) مسند أحمد (٣/ ٣٧٠) التعلیق الرغیب (١/ ١٩٤)، تخریج الإیمان (١٤/ ٤٤، ٤٥)، الروض (٢٢٤، ٢٢٥)]

②[مسند أحمد (٥/ ٣٤٦)، الترمذی (٢٦٢١)، النسائی (٤٦٣)، ابن ماجه (١٠٧٩) تخریج الإیمان (١٤/ ٤٦)، نقد التاج (٧١)]

③[ابن ماجه (١٠٨٠)، صحیح الترغیب (٥٦٥، ٥٦٧)]

لیا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ بچ گیا مگر جو راضی ہو گیا اور پیروکار بن گیا (وہ تباہ ہو گیا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا ہم ان سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز کے پابند رہیں۔"①

٥۔«خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ. قَالُوا: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ».

"حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے اماموں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور وہ تمھارے لیے دعا کرتے ہیں اور تمھارے بدترین امام وہ لوگ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کیا ہم انھیں تلوار سے نہ ماریں؟ (کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز کی پابندی کرتے رہیں۔"②

٦۔«أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ فَمَنْ تَرَكَهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ».

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

---

①[مسلم (٦٣ـ١٨٥٤)، أبو داود (٤٧٦٠)، الترمذی (٢٢٦٥)]

②[مسلم (٦٦)، مسند أحمد (٦/ ٢٤)، الدارمی (٢٧٩٧)]

(مومن) آدمی اور کفر وشرک کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔“①

۲۔«اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ».

”حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور ان (مشرکوں اور کافروں) کے درمیان عہد نماز کا ہے پس جس نے نماز کو چھوڑا تو تحقیق اس نے کفر کیا۔“②

۳۔«لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ».

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (فرق) بندائے (مومن) اور شرک کے درمیان مگر نماز کا چھوڑنا پس جب اس (بندے) نے نماز کو چھوڑا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔③

٤۔«سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ، قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا».

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران ہوں گے تم پہچان لوگے اور انکار کروگے سو جس نے پہچان

---

①[مسلم (۳٤، ۸۲)، أبو داود (٤٦٧۸)، الترمذی (۲٦۱۸)، ابن ماجه (۱۰۷۸) مسند أحمد (۳/ ۳۷۰) التعلیق الرغیب (۱/ ۱۹٤)، تخریج الإیمان (۱٤/ ٤٤، ٤٥)، الروض (۲۲٤، ۲۲٥)]

②[مسند أحمد (٥/ ۳٤٦)، الترمذی (۲٦۲۱)، النسائی (٤٦۳)، ابن ماجه (۱۰۷۹) تخریج الإیمان (۱٤/ ٤٦)، نقد التاج (۷۱)]

③[ابن ماجه (۱۰۸۰)، صحیح الترغیب (٥٦٥، ٥٦۷)]

لیا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ بچ گیا مگر جو راضی ہو گیا اور پیروکار بن گیا (وہ تباہ ہو گیا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا ہم ان سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز کے پابند رہیں۔''①

٥۔«خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ. قَالُوا: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ».

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے اماموں میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور وہ تمھارے لیے دعا کرتے ہیں اور تمھارے بدترین امام وہ لوگ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کیا ہم انھیں تلوار سے نہ ماریں؟ (کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز کی پابندی کرتے رہیں۔''②

٦۔«أَوْصَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ فَمَنْ تَرَكَهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ».

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

---

①[مسلم (٦٣-١٨٥٤)، أبوداود (٤٧٦٠)، الترمذی (٢٢٦٥)]

②[مسلم (٦٦)، مسند أحمد (٦/ ٢٤)، الدارمی (٢٧٩٧)]

وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرانا اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا سو جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو تحقیق وہ ملت (اسلام) سے نکل گیا۔“ ①

۷۔«مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ».

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے ان (نمازوں) کی حفاظت (پابندی) کی تو یہ (نمازیں) اس کے لیے نور، دلیل اور قیامت کے دن نجات ہوں گی اور جس نے ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو یہ نہ ان کے لیے نور اور نہ دلیل اور نہ نجات ہوں گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ ②

۸۔«أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّقْتَ وَ لَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ».

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمھارے ٹکڑے کر دیے جائیں اور تم جلا دیے جاؤ اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑی تو بلاشبہ اس

① [سنن ابن أبی حاتم]

② [مسند أحمد (۲/ ۱۶۹) سنن الدارمی (۲۷۲۱) شعب الإیمان للبیهقی (۲۸۲۳)]

سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ ختم ہو گیا اور شراب (مے) نوشی مت کرنا اس لیے کہ یہ ہر شر کی کنجی ہے۔①

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں بے نماز

١۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ.

مشہور و معروف تابعی حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے سوائے نماز کے یعنی تارک صلوۃ ان کے نزدیک کافر ہوتا تھا۔②

٢۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز کا چھوڑنا کفر ہے۔③

ذیل میں بطور "نمونہ از مشتے خروارے" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام تحریر کیے جاتے ہیں جو تارک نماز کو کافر قرار دیتے ہیں۔

(٢) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (٣) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (٤) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (٧) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (٨) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ وغیرہ④

بے نماز ائمہ عظام رحمہم اللہ علیہم کی نظر میں

١۔ امام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

①[ابن ماجه (٣٠٣٤)، التعليق الرغيب (١/ ١٩٥) و الإرواء (٢٠٨٦)]

②[الترمذى (٢٦٦٢)، المستدرك للحاكم]

③[تفسير ابن كثير (٣/ ١٧١)]

④[المحلى لابن حزم، الترغيب والترهيب بحواله حكم تارك الصلوة ص ١٦]

«تارك الصلوة كافر كفرا مخرجا من الملة يقتل إذا لم يتب». ①

''نماز چھوڑنے والا کافر ہے ملت اسلام سے نکال دینے والا کفر ہے اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔''

۲۔امام المحدثین محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقول عن الشافعي إلى تكفير تارك الصلوة.

''نماز کا تارک کافر ہے۔'' ②

۳۔امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاسق ولا يكفر يقتل حدا. ③

فاسق ہے، کافر نہیں بطور حد قتل کر دیا جائے۔

۴۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاسق ولا يكفر يعزر ولا يقتل. ④

فاسق ہے کافر نہیں، تعزیر لگائی جائے گی قتل نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: فاسقوں کے متعلق فرمان الٰہی

﴿وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ﴾.

[سورة الم السجدة آيت : ٢٠]

''بلاشبہ فاسقوں کا ٹھکانہ آگ (دوزخ) ہے۔''

۵۔محدث اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے۔

① [حكم تارك الصلوة ص ٥]

② [تفسير ابن كثير ٣/ ١٧١]

③ [حكم تارك الصلوة ص ٥]

④ [حكم تارك الصلوة ص ٥]

صح عن النبی ﷺ أن تارك الصلوة كافر وكذلك كان رأى أهل العلم من لدن النبی ﷺ إلى يومنا هذا.

کہ آپ ﷺ سے صحیح مروی ہے کہ تارک نماز کافر ہے آپ ﷺ سے لے کر آج تک اہل علم کی یہی (متفق) رائے ہے۔

نوٹ: ذیل میں بطور نمونہ چند ائمہ کرام کے صرف نام درج کر دیے جاتے ہیں جو کہ تارک نماز کو کافر قرار دیتے ہیں۔

(۶) عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (۷) ابراہیم النخعی رحمہ اللہ (۸) محدث ایوب السختیانی رحمہ اللہ (۹) امام ابوداود الطیالسی رحمہ اللہ (۱۰) امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ (۱۱) محدث زہیر بن حرب رحمہ اللہ (۱۲) امام حکم بن عتبہ رحمہ اللہ وغیرہ ①

بے نماز کا حکم

۱۔ بے نماز مسلمان لڑکی کا ولی نہیں بن سکتا۔

۲۔ بے نماز نماز والے کا وارث نہیں بن سکتا۔

۳۔ بے نماز کا مکہ مکرمہ میں داخلہ ممنوع ہے۔

۴۔ بے نماز کا ذبیحہ حرام ہے۔

۵۔ بے نماز کا جنازہ حرام ہے۔

۶۔ بے نماز کے لیے دعائے مغفرت اور رحمت حرام ہے۔

۷۔ بے نماز کا مسلمان عورت سے نکاح حرام ہے۔②

---

①[حكم تارك الصلوة ص ١٦]

②[حكم تارك الصلوة ص ٢١ تا ٢٤]

الشیخ محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ کی تالیفات

نمبر شمار	نام کتاب	کاوش	صفحات	کیفیت	قیمت	ناشر
1	دروس المساجد (حصہ اول)	تالیف	391	طبع	460	مکتبہ اسلامیہ لاہور
2	رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں	تالیف	118	طبع	160	=
3	جنت میں لے جانے والے چالیس عمل	تالیف		طبع	32	=
4	جنت سے محروم کر دینے والے چالیس عمل	تالیف	31	طبع	32	=
5	چالیس آسان نیکیاں	تالیف	30	طبع	32	=
6	کامیاب مؤمن کے چالیس اوصاف	تالف		زیر طبع		=
7	آیئے افضل ترین عمل کیجئے	فوائد		طبع	44	=
8	جنت کی خوشبو	تخریج	52	طبع	36	=
9	خوشی میں مومن کا کردار	نظر ثانی	80	طبع	70	=
10	میں ضامن ہوں	نظر ثانی	79	طبع	70	=
11	سفارش کون کرے گا..؟	نظر ثانی	30	طبع	36	=
12	جنتی آنکھ	نظر ثانی	30	طبع	36	=
13	دروس القرآن (جلد اول)	تالیف	408	طبع	500	=
14	صحیح منتخب واقعات (اول، دوم)	تالیف	879	طبع	1000	=
15	سب سے پہلے..! (الاوئل)	تالیف	285	زیر طبع		=
16	راستے کے حقوق	تالیف	84	طبع	50	=
17	الاصطلاحات فی العلوم والفنون	تالیف	300	زیر طبع		=
18	صحیح بخاری کے رواۃ صحابہ رضی اللہ عنہم	تالیف	800	زیر طبع		=
19	گلدستہ احادیث مع سنہرے اقوال	تالیف	124	طبع		=
20	فرشتوں کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیار	تالیف	150	طبع	200	=
21	آسمانوں کی سیر (معراج النبی ﷺ)	تالیف	16	طبع	22	=

22	آیات شفاء اور طب نبوی	تالیف	16	طبع	22	=
23	حج کی کہانی	تالیف	16	طبع	22	=
24	زکوۃ وعشر وصدقہ فطر (أحکام ومسائل)	تالیف	16	طبع	22	=
25	شب برأت کی حقیقت (مختصر)	تالیف	16	طبع	22	=
26	کھانے اور پینے کے آداب	تالیف	16	طبع	22	=
27	کونڈوں کی کہانی	تالیف	16	طبع	22	=
28	گلدستہ احادیث (پمفلٹ)	تالیف	16	طبع	22	=
29	مختصر نماز محمدی	تالیف	16	طبع	22	=
30	مبارک ہو رمضان آ گیا	تالیف	16	طبع	22	=
31	رک جایئے	نظر ثانی	247	طبع	250	=
32	لاکھوں نیکیاں کمانے والے اعمال	تالیف	16	طبع		=

نمبر شمار	نام کتاب	کاوش	صفحات	کیفیت	قیمت	ناشر
33	خواتین کا انسائیکلو پیڈیا	تالیف	616	طبع		مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ
34	رحمت الٰہی کے مستحق لوگ	تالیف	144	طبع		=
35	رحمت الٰہی سے محروم لوگ	تالیف	80	طبع		=
36	پیارے اسلامی نام	تالیف	164	طبع		=
37	میں محبت کس سے کروں۔۔؟	تالیف	136	طبع		=
38	جنت کا باغ	تخریج	54	طبع		=
39	پریشانیاں کیوں آتی ہیں..؟	تالیف	110	طبع		=
40	مرآۃ التفسیر	جمع وترتیب	136	طبع		=
41	اسلام اور آسانیاں	تالیف	238	طبع		=
42	دعائے رسول ﷺ پانے والے	تالیف	288	طبع		=

43	تفہیم شرح نخبۃ الفکر	ترجمہ و تفہیم	300	زیر طبع		=
44	گلدستہ اشعار (گلشن توحید و سنت)	تالیف	120	طبع		=
45	نماز رسول ﷺ	تالیف	64	طبع		=
46	قرآن تو باقی رہے گا	جمع و ترتیب	64	طبع		=
47	حج و عمرہ کی مسنون دعائیں	تالیف		زیر طبع		=
48	عورتوں کی 100 دینی خلاف ورزیاں	تالیف	80	طبع		=
49	ہم شب و روز کیسے بسر کریں؟	تالیف	225	طبع		=
50	خوابوں کا سفر	نظر ثانی	248	طبع		=
51	خاندان نبوت	تالیف		زیر طبع		=
52	تذکرے میرے حضور ﷺ کے	تخریج و تہذیب	320	طبع		=
53	ترجمہ و تفہیم مشکوۃ المصابیح	ترجمہ و تفہیم		زیر طبع		=
54	میت کو نفع دینے والے اعمال	تالیف	125	زیر طبع		=

نمبر شمار	نام کتاب	کاوش	صفحات	کیفیت	قیمت	ناشر
55	دکھوں کا علاج	تالیف	64	طبع	15	صبح روشن لاہور
56	قرآن سے انٹرویو	تالیف	56	طبع	35	=
57	شب برأت حقیقت کے آئینہ میں	تالیف	40	طبع	35	=
58	بتاؤ تو ذرا..؟	تالیف	312	طبع	250	=
59	امثال القرآن	تفسیر	304	طبع	250	=
60	امثال الحدیث	تفہیم	240	طبع	200	=
61	بہترین اور بدترین	تخریج	96	طبع	70	=
62	ثلاثیات بخاری	تخریج	128	طبع	80	=
63	قرآن سن کے آنسو بہانے والے	تخریج	48	طبع	35	=
64	انبیاء کے خواب	تخریج	112	طبع	75	=

65	فداک ابی وامی	تخریج	80	طبع	60	=
66	خواتین پر اسلام کی مہربانیاں	تالیف	120	طبع		=
67	صحابہ ؓ کا شوق عبادت	تہذیب	135	طبع		=
68	محمد ﷺ اپنی صفات کے آئینے میں	تہذیب	148	طبع		=
69	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	تفہیم وتخریج	128	طبع	80	=
70	قرب الٰہی کی راہیں	نظر ثانی	96	طبع		=
71	جنت کے متلاشی	تالیف	125	طبع		=
72	زندگی گزارنے کے سنہرے اصول	نظر ثانی	160	طبع		حدیبیہ پبلیکیشنز لاہور

❀......❀......❀

نمبر شمار	نام کتاب	کاوش	صفحات	کیفیت	ناشر
73	نیکیوں کے ثمرات اور چھوڑنے کے نقصانات	تالیف	478	طبع	مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ
74	خوشخبری	تالیف	96	طبع	=
75	اے میرے بیٹے (بچوں کے لیے چالیس نصیحتیں)	تالف	48	زیر طبع	مکتبہ اسلامیہ
76	تاجروں کو چالیس نصیحتیں	تالیف	48	زیر طبع	=
77	جنت کی قیمت مگر کیا......؟	تخریج واعداد	96	طبع	مکتبہ نعمانیہ
78	تابعین کا شوق عبادت	نظر ثانی	140	طبع	صبح روشن
79	صحابہ ؓ جب روئے۔!	تالیف	200	زیر طبع	مکتبہ اسلامیہ
80	خطبات حاصل پوری	تالیف	1050	زیر طبع	مکتبہ اسلامیہ
81	تذکرے اصحاب رسول کے	تخریج واعداد	210	طبع	مکتبہ نعمانیہ
82	پسند اپنی اپنی	نظر ثانی	125	طبع	صبح روشن

دارالحدیث راجووال ایک نظر میں

رابطہ: پروفیسر عبیدالرحمٰن محسن بن شیخ الحدیث

مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ مہتمم دارالحدیث راجووال (اوکاڑہ)

مکتبہ دارالحدیث

الجامعة الكمالية راجووال (اوکاڑہ)